فیضانِ اختر

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی ہمہ جہت دینی خدمات اور

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

پر اُن کے والدِ ماجد، اساتذۂ کرام اور مشائخ کا اظہارِ اعتماد

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

اپنے ایمان کو تازہ رکھیں!
گھر بیٹھے دینی اور اصلاحی مجالس کی براہِ راست نشریات سنیں!
livemajlis
(www.khanqah.org)
اس کے علاوہ جب چاہیں عالمِ اسلام کے نامور روحانی بزرگ
عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اور ان کے فرزندِ ارجمند
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم
کے اصلاحی بیانات بھی سنے جاسکتے ہیں۔
باخبر رہیں!
خانقاہ سے متعلق تازہ ترین اطلاعات اور اعلانات
اپنے موبائل پر فوراً وصول کریں!
@khanqahashrafia
F KHANQAHASHRAFIA لکھ کر
40404 پر SMS بھیجیں۔

جو فیضِ طریقت تھا تِری ذات سے اختر
باصورتِ مظہر وہ درخشندہ رہے گا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی ہمہ جہت دینی خدمات

اور

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

پر اُن کے والدِ ماجد، اساتذۂ کرام

اور مشائخ کا اظہارِ اعتماد

تاریخِ اشاعت: ۱۶ر شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مطابق ۱۳ر اگست ۲۰۱۴ء

زیرِ اہتمام: خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی

فہرست

فیضانِ اختر

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

نوراللہ مرقدہ کی ہمہ جہت دینی خدمات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی دنیوی واخروی فلاح کا مدار اُن ہمہ گیر وعالمگیر آسمانی تعلیمات پر موقوف کیا ہے، جو انسانی زندگی کے تمام شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہیں البتہ ان تعلیمات کی انسانیت تک رسائی کے لیے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بطور ذریعہ وواسطہ مبعوث فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات وارہاصات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء ومرسلین کے بعد وہ ہستی تھے، جن کے لیے ختم نبوت وتکمیل دین دونوں ہی مقدر تھیں، یہی وجہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ایسا تکوینی انتظام فرمایا گویا از خود تربیت فرمائی اور زمانۂ طفولیت سے ہی ان سے خرقِ عادت امور ظاہر فرمائے۔ اصطلاح میں انہیں ”ارہاصات“ کہا جاتا ہے اور یہ سلسلہ طفولیت سے بعثت تک وقوع پذیر رہتا ہے، اس میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیشگی بشارت کا سامان تھا، وہیں اہل عرب کے لیے ایک پیغام تھا کہ ان کے درمیان موجود یہ شخصیت عام انسانوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ ان کی فلاح وکامرانی کا حقیقی مرکز ومنبع ہے۔

خلعتِ نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا وہ سنہری دور شروع ہوتا ہے، جس کے بعد انسانیت ضلالت وگمراہی سے نکل کر رشد وہدایت کے نور سے منور ہوئی اس دوران بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خرقِ عادات کاموں کا ظہور ہوتا رہا، جنہیں اصطلاح میں ”معجزات“ کہا جاتا ہے، خالقِ کائنات کی طرف سے نزولِ وحی کے بعد کسی بشر کے لیے نبوت کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کرنے کی قطعاً کوئی وجہ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان کے اظہار اور اُن لوگوں کے لیے بطور اِتمامِ حجت جو ظاہری آنکھ سے امرِ مشاہدہ ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ یہ معجزات تسلسل کے ساتھ رونما ہوئے، جس سے مشاہدہ کے اِن خوگروں کے لیے بھی انکار کی کوئی وجہ باقی نہ رہی۔

پھر ان میں سے اکثر معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ تک ہی محدود رہے لیکن بعض معجزات وہ بھی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی دلیل ختم نبوت بن کر اہلِ نظر کے لیے موجود ومشاہَد رہے، جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کتاب اللہ تعالیٰ

یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک ایسا زندہ و جاوید معجزہ ہے جس میں تا قیامت تحریف ممکن نہیں، اور ساری انسانیت بھی مل جائے تو اس جیسی ایک آیت بھی نہیں بنا سکتی، نیز تا قیامت جتنے بھی علوم و معارف ہوں گے وہ سب بھی اسی سے مستنبط ہوں گے۔

۲۔ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مقدس جماعت

چونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سعی و محنت کا مدار و محور انسانیت کے قلوب تھے، لہٰذا آپ علیہ الصلوات والتسلیمات نے اپنی حیاتِ مبارکہ ہی میں ایک ایسی جماعت تیار فرمائی جس کی نظیر چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ یہ جماعت جہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شب و روز محنت کی نقد کمائی تھی، وہیں پر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تا قیامت دین متین کی بقاء کے حوالے سے روشن فکر کی دلیل تھی، یہی وجہ کہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک جماعت کی صحبت کے نتیجے میں تابعین اور پھر تبع تابعین اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے اور رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا لایا ہوا دین اپنی کلیات و جزئیات کے ساتھ مکمل محفوظ ہے، جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کسی معجزہ سے کم نہیں۔

اکابرِ علماءِ دیوبند کی دینی و فکری خدمات

خیر القرون کے بعد حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لائے ہوئے دین کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو کام اکابر علماء دیوبند سے لیا، وہ بلاشبہ اپنی مثال آپ اور آئندہ تا قیامت آنے والی انسانیت کے لیے معیار ہے، جس کی بنیاد سنت و شریعت کی ایسی اتباع ہے جس میں بدعات کا شائبہ تک نہ ہو، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے طریق میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنا نہایت آسان ہے، کیونکہ ہمارے ہاں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کی اتباع کا بے حد اہتمام کیا جاتا ہے، جس کے فوائد و ثمرات فوری اور دیرپا ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جو بھی اس طریق سے جڑتا ہے وہ جلد اللہ والا بن جاتا ہے۔

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہ

عصرِ حاضر کے مجدد غض بصر، شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہ بھی انہی اکابر علمائے دیوبند کے فیضان کا ایک مظہر تھے، جن کے طفولیت سے شباب، اور شباب سے وصال تک کا زمانہ محبت الٰہیہ سے معمور اور عشق نبوی ﷺ سے مخمور گزرا، بچپن میں ڈاڑھی اور ٹوپی والے لوگ بوجۂ اتباعِ سنت اچھے لگتے تھے، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ مسجد کی دیواروں کو چومتے تھے اور نامحرم خواتین سے پردہ کرتے تھے، ایک جنگل سے ہوتے ہوئے دور مسجد میں نماز تہجد پڑھنے جاتے تھے۔ صغر سنی ہی میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل حضرت حافظ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی لیکن انہوں نے منع فرمادیا اور کہا کہ تمہیں تو کوئی خاص بیعت کرے گا، تمہیں بیعت کرنا میرے بس کا نہیں کیوں کہ مجھے بیعت للعوام کی اجازت ہے، خواص کی نہیں۔

ایّامِ شباب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزرا۔ جن کا نام علمی حلقوں اور اہل سلوک کے لیے اجنبی نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کو درد بھرا دل اور عظیم الشان احسانی کیفیت سے نوازا تھا۔ جو شخص بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتا، روحانیت سے سرشار ہو کر لوٹتا تھا حتیٰ کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس وقت کے جلیل القدر علماء و مشائخ بغرض اصلاح و استفادہ حاضر ہوتے تھے، جن میں سرفہرست حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ عبد الغنی پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے جبالِ علم جایا کرتے تھے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہی درد دل سے اشعار پڑھتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز اور عشق نبوی ﷺ سے سرشار ہوتے تھے۔ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ابھی صرف اٹھارہ سال ہی کی تھی کہ وہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد پرتاب گڑھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پابندی سے حاضر ہوتے تھے، حضرت پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ سے

روحانی فیض حاصل کیا اور نہ صرف یہ کہ خلافت سے سرفراز ہوئے بلکہ انہوں نے حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ العرب والعجم کا خطاب بھی عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضرت حکیم الامت مجدد الملت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا جو اپنی عاشقانہ عبادت و ریاضت اور والہانہ دعاؤں کی وجہ سے معروف تھے، انہیں خواب میں ۱۲/ مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، ایک دفعہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی دیکھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "کیا عبد الغنی نے آپ کو خوب دیکھ لیا؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہاں عبد الغنی! تم نے مجھے خوب دیکھ لیا" حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر ایک استغراق کا عالم طاری رہتا تھا اور ہر وقت عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اٹھارہ سال رہے۔ اور ان کی اس قدر خدمت کی کہ حضرت شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص کے عنوان سے مشتہر ہوئے، بزرگوں کے بقول حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے سرشار تھے، حضرت ہردوئی قدس سرہٗ نے بھی اُن کے لیے فرمایا تھا کہ "خدمت شیخ از ابتداء تا انتہاء مبارک ہو"۔ انہوں نے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ وقت کس قدر مشکل اور صبر آزما حالات میں گزارا، وہ متقدمین صوفیاء کی کتابوں میں ملتے ہیں، ہمیں آج اس کا تصور بھی محال ہے۔

اگرچہ ان دونوں بزرگوں کی مسلسل صحبت اور شبانہ روز خدمت کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی محبت کا غم اور درد بھرا دل عطا فرمادیا تھا لیکن اس کے باوجود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اکابر کے طرز کو اختیار کرتے ہوئے حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا، آپ اپنے حسن انتظام اور نظم ونسق کے نفیس ذوق کے باعث ہندوستان کے ۳۰۰ سے زائد مدارس کی نگرانی فرماتے رہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر گوشہ سنت کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تادمِ آخر سنت کی روشنی میں شریعت پر عمل کی تلقین اور احیاءِ سنت پر زور دیتے رہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں "محیّ السنہ" کے خطاب سے نوازا گیا اور حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے اور ساری دنیا میں اسفار ہوئے۔ پھر اس پیرانہ سالی میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کا ایک طویل عرصہ بلا کسی شکایت کے گزرا بلکہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اس شدید ضعف و بیماری میں بھی سراپا شکر نظر آتے تھے۔

گویا طفولیت سے پیرانہ سالی اور پھر وصال تک، جس پہلو پر بھی غور کیا جائے عام لوگوں سے بے حد مختلف نظر آتا ہے، احیاءِ دین کا درد، آہ و فغاں، خونِ تمنا و خونِ آرزو کے الہامی مضامین، مبشراتِ منامیہ اور بیسیوں لوگوں کا کھلے آنکھوں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پر انوارات کا مشاہدہ کرنا وہ خصوصیات تھیں جو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مؤید من اللہ ہونے اور خصوصاً نھی عن المنکر و غض بصر کے لیے تجدیدی کام کی بشارت تھی، جو کسی سے مخفی نہیں۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدات و ریاضات کی برکت اور فضل خداوندی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر جن تجلیات اور علوم کی بارش ہوتی تھی وہ عام سے عام آدمی بھی محسوس کرلیتا تھا، اور واضح طور پر معلوم ہوتا تھا کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کسی خاص کیف و سرور کے عالم میں ہیں لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ضبط کا یہ عالم تھا کہ اپنے اس تعلق خاص اور اُن رموز و اسرار کے بارے میں بار بار استفسار کے باوجود کبھی کسی پر ظاہر نہیں فرمایا۔ گو کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں مختلف مبشراتِ منامیہ اور کشف و کرامات کا ظہور ہوا لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کبھی واضح طور پر ایسی کرامات کا ظہور نہیں ہوا، جس کو آج کل عرفِ عام میں کسی کی بزرگی کی دلیل سمجھا جاتا ہے لیکن حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مابعد تابندہ و پایندہ کچھ دینی خدمات و تجدیدی محنت ضرور ہے جسے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت کہا جائے تو قطعاً مبالغہ نہیں۔

مجلس اشاعت الحق ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مجلس اشاعت الحق کا آغاز عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے چالیس برس قبل ۱۹۷۴ء میں فرمایا تھا۔ اس مجلس کے قیام کا مقصد اپنے بزرگوں کے طریقے پر قرآن و سنت کی روشنی میں دین کی نشر و اشاعت ہے۔ حضرت والا کی شب و روز کوششوں اور آہ وزاریوں کے باعث مجلس اشاعت الحق کے کام کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا جسے بالآخر تین بڑے شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہر شعبہ کے تحت دین کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی جارہی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

ا۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخِ ثانی ہیں، انہوں نے حضرت والا کو خط لکھا کہ دل میں آتا ہے کہ آپ اپنا مکان فروخت کر کے بڑی جگہ لے لیں جہاں مسجد، مدرسہ اور خانقاہ ہو۔ شیخ کے حکم کی تعمیل میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا بسا بسایا گھر فروخت فرمادیا۔ حالانکہ اس گھر کے در و دیوار سے حضرت والا کے شیخ اوّل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یادیں وابستہ تھیں۔

حضرت والا نے اپنا گھر فروخت فرما کر ۱۹۸۰ء میں گلشن اقبال کراچی بلاک نمبر ۲ میں ۱۳۰۰ مربع گز کا پلاٹ خریدا اور اس میں ایک چھوٹا سا مکتبِ قرآنیہ اور ایک خانقاہ قائم فرمائی اور خانقاہ کا نام خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تجویز فرمایا۔ رفتہ رفتہ یہ خانقاہ مرجع خلائق بن گئی اور دنیا بھر سے سالکینِ طریقت بغرضِ اصلاح جوق در جوق آنے لگے۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ان بابرکات مجالس اور تزکیۂ نفس کی اصلاحی تربیت سے ایک عالم مستفید ہوا، لاکھوں افراد کی زندگیاں بدل گئیں، زاہدانِ خشک و راہِ اعتدال سے دور

صوفیاء شاہراہِ اولیاء اور راہِ اعتدال پر آکر حاملین نسبتِ الٰہیہ ہوئے اور عشق مجازی کے ہزاروں مریض اس مرض سے نجات پا کر عاشق حقیقی یعنی خدائے تعالیٰ کے عاشق بن گئے۔

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے لیے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی تھی کہ ''یا اللہ! اس خانقاہ کو قیامت تک قائم رکھیے۔'' اور عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ ''یا اللہ! جو اس خانقاہ میں آئے محروم نہ جائے۔'' یہ ان بزرگوں کی دعاؤں کے اثرات ہیں کہ الحمدللہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس خانقاہ کا فیض اسی طرح جاری وساری ہے۔

عموماً بزرگوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے نام لیواؤں کا اپنے بڑوں کے مسلک ومشرب سے قدرے انحراف خود پسندی کے اس دور میں کوئی نئی بات نہیں، مگر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور سعیِ پیہم اس قدر والہانہ، عاشقانہ اور دردمندانہ انداز کی تھی کہ جو آیا اصلاح وتزکیہ کے رنگ میں رنگتا چلا گیا اور شریعت وسنت کی پابندی گویا اس کی طبیعتِ ثانیہ بن گئی اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بھی ان حضرات کے لئے اپنے بزرگوں کے مسلک ومشرب سے معمولی انحراف بھی جیتے جی موت کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مجازین کے حلقات بھی اس قدر وسیع ہیں، جس کی نظیر بہت کم دیکھنے میں آتی ہے، جو بلاشبہ اسی خانقاہ کا فیض ہے، اللہ تعالیٰ جملہ متوسلین و متعلقین کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے اس اصلاحی مشن کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

۲۔ شعبۂ نشرواشاعت گلشن اقبال کراچی

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے معمور جو قلب عطا فرمایا تھا اور حضرت والا کی زبانِ مبارک سے اپنی محبت کی جو شرح بیان کروائی تھی گروہِ اولیاء میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی لیے حضرت والا کے دل میں یہ خواہش اور لبوں پر ہمیشہ یہ دعا رہی کہ یااللہ اپنی محبت کی اس آگ کو سارے عالم کی زبانوں میں نشر فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا جس کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضرت والا

کے مواعظ اور ضخیم کتب کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہونے لگا اور اب تک کروڑوں روپے مالیت کی کتابیں مفت تقسیم کی جاچکی ہیں۔ کسی اللہ والے کے ہاتھوں راہِ خدا میں دین کی نشر و اشاعت کے لیے اتنی خطیر رقم کی دینی کتابوں کی مفت تقسیم تاریخ کی ایک منفرد داستان ہے۔

اب تک حضرت والا کے ۱۱۶ مواعظ سمیت متعدد ضخیم کتابیں شائع ہوچکی ہیں جبکہ ہزاروں کی تعداد میں مسودات، مخطوطات، اسفار اور مواعظ کو زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا کام اسی جوش و جذبہ اور محنت و لگن سے جاری ہے جس طرح حضرت والا کی حیاتِ مبارکہ میں تھا۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش تھی کہ ایک رسالہ ایسا ہو جس میں صرف میرے ہی مضامین شائع ہوں۔ اس رسالہ کا نام "فغانِ اختر" تجویز کیا گیا جس کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پسند فرمایا اور اس کے لیے بہت دیر تک دعا فرمائی۔ الحمد للہ! حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور نائب حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ نگرانی "فغانِ اختر" کا اجراء عمل میں آچکا ہے جس کی ابتداء آٹھ سو اڑسٹھ صفحات پر مشتمل ضخیم و عظیم خصوصی اشاعت "شیخ العرب والعجم نمبر" سے ہوئی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کے مطابق "فغانِ اختر" میں صرف حضرت والا ہی کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ نشرواشاعت کے تحت گذشتہ چودہ برسوں یعنی ۲۰۰۰ء سے ایک ماہانہ رسالہ "الابرار" کے نام سے شائع ہورہا ہے جس میں حضرت والا کے مضامین کے علاوہ دیگر اکابر علماء حق و بزرگانِ دین کے مضامین اور متعدد علمی و فکری تحریریں شائع ہوتی ہیں۔

۳۔ جامعہ اشرف المدارس کراچی

گلستانِ جوہر میں تقریباً سات ہزار مربع گز کے وسیع و عریض رقبہ پر مشتمل مشہور و معروف عظیم دینی درس گاہ جامعہ اشرف المدارس تقریباً چودہ برسوں یعنی ۲۰۰۰ء سے تشنگانِ علم کو دریائے علم سے سیراب کررہی ہے۔ جامعہ کے نہایت قابل اور اپنے اپنے علوم و فنون میں ماہر اساتذۂ کرام شفقت، محبت اور عزم و لگن کے جذبہ سے ملک کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے طلباء کرام کو دین کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اساتذہ کی اَن تھک محنت کا ثمرہ ہے کہ جامعہ سے ہر سال اعلیٰ تعلیم سے آراستہ علماء کرام کی جماعت تیار ہورہی ہے۔

جامعہ اشرف المدارس کے شعبۂ حفظ کے تحت تقریباً ۲۲ شاخیں کراچی اور اندرونِ سندھ میں قائم ہیں جن سے اب تک دس ہزار حفاظ کرام حفظِ قرآن کی دولت سے مالامال ہوچکے ہیں جبکہ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ اس وقت جامعہ میں دو قسم کے تخصصات یعنی اسپیشل کورسز کرائے جاتے ہیں:

۱) التخصص فی الفقہ الاسلامی

۲) التخصص فی الحدیث

اب تک التخصص فی الفقہ الاسلامی سے فارغ ہونے والے مفتیانِ کرام کی تعداد دو سو چودہ ہے۔ التخصص فی الحدیث سے پچاس فضلاء سندِ فراغت حاصل کرچکے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسہ بنات سے تقریباً چار سو طالبات عالمہ بن چکی ہیں۔ اس سال تقریباً دو ہزار سے زائد طلباء کرام جامعہ اور اس کی شاخوں میں زیرِ تعلیم ہیں جن کے تعلیمی و انتظامی امور کی نگہداشت کے لیے ڈیڑھ سو اساتذۂ کرام اور ساڑھے تین سو خدام کا عملہ انتہائی جاں فشانی سے شب و روز مصروفِ عمل ہے۔

جامعہ اشرف المدارس کی موجودہ پرشکوہ عمارت کے علاوہ قرآن پاک کی مکمل تعلیم یعنی قاعدہ، ناظرہ، حفظ و تجوید اور سبعہ عشرہ قراءت کے لیے کروڑوں روپے کی لاگت سے ”دار القرآن“ کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر ہوچکی ہے جبکہ تین ہزار گز پر مشتمل جامع مسجد اشرف کی توسیع پر تقریباً بیس کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ آرہا ہے۔

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جاری کردہ ان عظیم الشان دینی خدمات میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ ساتھ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے چاروں پوتے حضرت مولانا حافظ ابراہیم صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا حافظ اسماعیل صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا حافظ اسحاق صاحب دامت برکاتہم اور حافظ عبد اللہ صاحب بھی رات دن اپنی خدمات پیش کررہے ہیں۔ جہاں حضرت مولانا حافظ ابراہیم صاحب دامت برکاتہم نے جامعہ اشرف المدارس کی ذمہ داریاں نہایت احسن طریقہ سے سنبھالی ہوئی ہیں

وہیں شعبۂ نشر و اشاعت کے جملہ امور کی خدمات حضرت مولانا حافظ اسماعیل صاحب دامت برکاتہم نہایت عرق ریزی اور عصرِ حاضر کے جدید طریقوں اور اسلوب کے مطابق سرانجام دے رہے ہیں اور خانقاہ سے متعلق روز و شب کے کاموں کی انجام دہی میں حضرت مولانا حافظ اسحاق صاحب دامت برکاتہم اور حافظ عبد اللہ صاحب اپنے والد صاحب حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی مختلف کاموں کی نگرانی کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی قیامت تک آنے والی ذُرِّیات کو اسی جانفشانی سے دین کی خدمات کی انجام دہی میں مصروفِ عمل رکھے اور اس کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سمیت ان کی تمام اولاد اور متعلقین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، آمین۔

۴۔ فرزند ارجمند وخلف الرشید حضرت اقدس مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت فیوضہم بحیثیت نائب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

کسی بھی وسیع تر کام میں ''قیادت'' کا فقدان اس کام کے اختتام کی پہلی کڑی ہوتی ہے، حضرت والا حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جن کو انتظامی صلاحیت، ان کے شیخ حضرت ہردوئی سے بطور خاص ودیعت ہوئی تھی) نے ابتداء ہی سے **علی وجہ البصیرۃ** اپنے فرزند ارجمند حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم کی بایں طور خصوصی تربیت فرمائی کہ وہ ایک درد مند و مشفق ''**نعم الخلف والسلف**'' ہونے کی حیثیت سے، معاصی و بلیّات میں مستغرق امت مسلمہ کی دستگیری فرماسکیں، اور ان کے اصلاحی مشن کو تقویت دیتے ہوئے اسی خانقاہ سے وابستہ لاکھوں فرزندانِ توحید و مسترشدین کی اصلاحی و شرعی رہنمائی کرسکیں۔ چناں چہ نہ صرف یہ کہ اُنہیں پاکستان کے چوٹی کے مدارس سے علوم نبویہ سے بہرہ مند کرنے کا اہتمام فرمایا، بلکہ قدم بقدم مکمل دینی و اصلاحی تربیت فرمائی، بالآخر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً تینتالیس ۴۳ سال قبل ۱۹۷۳ء میں خانقاہ و جامعہ کی تمام تر ذمہ داریاں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم کے سپرد فرمائیں، اور اپنے بزرگوں کی اس عظیم امانت کو عالم اسلام کے چپے چپے میں پہنچانے کی غرض سے اپنے آپ کو وقف فرمادیا جس کو حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم

محمد مظہر صاحب مد ظلہم نے بحسن وخوبی نبھا کر اپنے عظیم القدر اور مشفق والد کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا اور اس ذمہ داری سے بحسن وخوبی نبر دآزما ہونے کے لئے شب وروز سعیِ پیہم صرف فرمائی، جس کے باعث حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت والا دامت برکاتہم کے حسنِ انتظام پر بارہا اعتماد کا اظہار فرمایا اور ہمیشہ ان کے حسن بیان وحسن انتظام کے لئے دعا گو رہے۔

یہی وجہ ہے کہ الحمد للہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بھی خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی رونقیں بحال ہیں اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند وخلف الرشید حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کے دستِ مبارک پر ارشادو بیعت کا سلسلہ جاری ہے، حضرت والا دامت برکاتہم کے خلفاء کرام بحمد اللہ اپنے اپنے مقام پر مرجع العوام والخواص ہیں اور مرکز خانقاہ امدادیہ اشرفیہ سے تاحال مکمل منسلک اور اپنے اکابر کے مسلک ومشرب پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی زیر نگرانی سلسلہ کو آگے بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ الحمد للہ ابتک حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ساڑھے تین سو سے زائد خلفاء کرام حضرت والا دامت برکاتہم کے دستِ مبارک پر تجدیدِ بیعت کر چکے ہیں، جن میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء سمیت دنیا بھر کے اکابر علماء کرام ومشائخ شامل ہیں۔

نیز حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم جامعہ اشرف المدارس کراچی وبیسیوں شاخوں وخانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے انتظام وانصرام سمیت شعبہ نشرواشاعت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جملہ کتب و مواعظ کی از خود نگرانی فرماتے ہیں۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام رسائل، مواعظ اور ضخیم کتب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی کتب خانہ سے شائع ہوتی ہیں۔

شعبہ نشر واشاعت کے تحت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور کتب کی اشاعت کا دائرہ اب دیگر ممالک تک وسیع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں نہایت جوش وخروش اور تیز رفتاری سے جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش میں کام کا آغاز ہوچکا ہے۔ بنگلہ دیش میں ''خانقاہ امدادیہ اشرفیہ'' کے تصدیقی اجازت نامہ سے حضرت والا کی دس کتابیں مع ''خزائن القرآن''

اور حضرت والا کا جنوبی افریقہ کا آٹھواں سفر نامہ ''آفتابِ نسبت مع اللہ'' شائع ہوچکی ہیں جبکہ دیگر کتب کی اشاعت کا کام جاری ہے۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مضامین بشمول بیانات و ملفوظات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہزاروں کی تعداد میں آڈیو کیسٹس کی صورت میں موجود ہے جس کو بڑے پیمانے پر نہایت منظم اور جدید انداز میں کمپیوٹر میں محفوظ کیا جارہا ہے۔ اس عظیم الشان منصوبہ کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور نائب حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نگرانی میں نہایت تیز رفتاری اور محتاط انداز سے کام کیا جارہا ہے۔ ان کیسٹوں کو محفوظ کرنے کے بعد اگلا مرحلہ اس علمی ذخیرہ کو ٹائپ کرنے کا ہے جس کے بعد اسے ترتیب و تصحیح کے مراحل سے گذار کر طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم نے دین کے یہ عظیم الشان منصوبے محض اللہ پر توکل کرتے ہوئے شروع فرمائے ہیں، ادارہ کی جانب سے کوئی سفیر تک مقرر نہیں کیا۔ یہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے والے احباب اور مخلص و مخیر حضرات ہیں جو ان منصوبوں میں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کا ساتھ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ان دینی خدمات کو اسی طرح جاری رکھیں اور ان کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اور ان خدمات میں اپنی جان، مال اور دعاؤں سے شریک ہونے والوں کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں اور حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کو حرف بحرف حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا مصداق بنائے۔ آمین

اصلی سرمایہ ''بڑوں کا اعتماد''

کسی انسان کا سب سے بڑا سرمایہ یہی ہوتا ہے کہ اس کے بڑے اس پر اعتماد کریں، جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس یہی بڑی سند تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے راضی رہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت ساز کمیٹی مقرر فرمائی تو یہی فرمایا کہ یہ وہ چھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہیں جو عشرہ مبشرہ کے افراد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے تاحیات خوش رہے۔ بہرحال بڑوں کا خوش رہنا اور پر اعتماد رہنا آنے والے لوگوں کے لیے بڑا سرمایہ ہے۔

حضرت اقدس مولاناشاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم چونکہ اپنے والدِ ذی قدر کے ظاہری وباطنی فیض سے سرشاراور شبیہ مجسم ہیں، اس لیے انہیں بھی بدرجۂ کمال اپنے بڑوں کا اعتماد ان کی دعائیں اوران کی خوشیاں حاصل رہیں، جس سے الحمدللہ آج حضرت مدظلہم کا فیض اسی طرز پر جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ تاقیامت جاری رہے گا۔

بڑوں کے حقوق میں مراتب اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ بڑوں کے حقوق میں مراتب کیا ہیں؟ تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے والد کا حق ہے، اس کے بعد استاذ کا اور اس کے بعد شیخ کا حق ہے۔

اسی کے مدّ نظر حضرت والا دامت برکاتہم نے اپنے والد ماجد کی دل وجان سے خدمت کی ،جب حضرت دامت برکاتہم حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھتا تھا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ بے ساختہ مسکراتے اور اپنے اس عظیم القدر فرزند ارجمند کے لئے سراپا دعا نظر آتے۔

یہی وجہ تھی کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۳ء ہی سے خانقاہ سمیت جامعہ اشرف المدارس کی مکمل ذمہ داری حضرت والا دامت برکاتہم کے سپرد فرمادی، اور آپ پر مکمل اعتماد کا بارہا اظہار فرمایا چنانچہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صریح ارشادات سمیت اُن اساتذہ ومشائخ کے گرانقدر اقوال حضرت دامت برکاتہم کے حق میں ایک سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ جنہیں ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم پر اُن کے والد ماجد، اساتذۂ کرام اور مشائخ کا اظہارِ اعتماد

حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم کے متعلق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

والد کی خوشی دونوں جہان کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے

۱۔ارشاد فرمایا: میں نے آپ حضرات سے عرض کیا تھا کہ مولانا محمد مظہر میاں سلمہ سے اپنی موجودگی میں جمعہ کا بیان کرادیا جائے، کیونکہ کبھی سفر درپیش رہتا ہے، اس وقت میری عدم موجودگی میں بھی ان کا بیان ہوجایا کرے، اسی غرض سے آج میں نے خوب درد دِل کے ساتھ دعا کی اور آپ حضرات سے بھی دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا مظہر میاں سلمہ کو حسنِ بیان بھی عطافرمائے اور درد بھرا دل بھی عطافرمائے اور اخلاص بھی عطافرمائے، آپ حضرات اس پر آمین کہہ دیجئے، میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا دل کافی خوش ہوا ہوگا اور میرا دل بھی بے حد خوش ہوا، الحمدللہ انہوں نے کافی حد تک اسی انداز کے مضامین بیان فرمائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس حقیر بندے کو توفیق عطا فرماتے ہیں، انہوں نے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار پر بھی کلام کیا جس سے اور بھی دل خوش ہوا، اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ہمیشہ ایسا بندہ پیدا فرمائے جو اس خانقاہ کو آباد رکھے، حضرت مولانا فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس خانقاہ کو اللہ تعالیٰ تاقیامت آباد رکھے، بزرگوں کی دعائیں لگی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور میں اپنے تمام خاندان والوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان والوں کو اور آنے والی نسلوں کو اللہ والا بنائے، اور آپ کو اور آپ کے تمام خاندان والوں کو اللہ تعالیٰ اللہ والا بنائے۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے

۲۔ایک موقع پر حضرت والا نوراللہ مرقدہ نے، حضرت والا دامت برکاتہم کو دعا کرانے کی دعوت دیتے ہوئے نہایت گریہ وزاری سے فرمایا کہ:

حضرت مولانا محمد مظہر میاں سلمہٗ جو میرے بیٹے ہے، اگرچہ ایک ہے (بعد ازاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہوگئی اور نہایت دردِ دل کے ساتھ فرمایا) مگر لاکھوں میں ایک ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل اور شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت لائق وفائق بیٹا عطا کیا یہ محض اس کا کرم ہے۔

خوشی بالائے خوشی

ایک موقع پر حضرت والا حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت والا دامت برکاتہم کے بارے میں فرمایا کہ:

۳۔ مجھے آپ حضرات کے آنے کی بے حد خوشی ہے اور خصوصاً اپنے بیٹے حضرت مولانا محمد مظہر میاں صاحب سلمہٗ اور میرے پوتے مولانا محمد ابراہیم صاحب سلمہٗ کے آنے کی خوشی بالائے خوشی ہے، سب آئیں مگر اپنا خون نہ آئے تو کمی رہتی ہے، الحمد للہ اللہ نے نہایت نیک بیٹا عطا فرمایا، نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اختر کے بیٹے مولانا محمد مظہر اور ان کے بیٹے و میرے پوتے مولانا محمد ابراہیم، مولانا محمد اسماعیل اور مولانا محمد اسحٰق سب اللہ کے فضل سے نیک اور اللہ والے علماء ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چاروں بیٹے اولیاء اللہ اور اکابر علماء میں سے تھے، اللہ تعالیٰ اختر اور اختر کی آنے والی تمام نسلوں کو اولیاء اللہ بنائے۔ آمین

اطاعتِ والد

۴۔ جب میرے بیٹے مولانا مظہر چھوٹے تھے تو ایک دفعہ میں ان پر ناراض ہوا اور انہیں مارنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگے نہیں جیسے کہ آج کل بچے بھاگ جاتے ہیں، بلکہ وہیں پر بیٹھ گئے اور ٹوپی اتار دی اور کہا کہ ابّا! آپ جتنا چاہیں مار لیں، اپنے بیٹے کی یہ اطاعت دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی اور اللہ کا شکر ادا کیا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہونہار بیٹا عطا کیا ہے۔

۵۔ روحانی امراض میں ایک بڑا مرض غصہ کا ہے، غصہ کے مریضوں کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ حکم دیتے تھے کہ مولانا مظہر میاں سلمہ کے پاس بیٹھا کرو، ان شاء اللہ تعالیٰ تمہارا غصہ ختم

ہو جائے گا، خانقاہ میں آنے والے غصہ کے بیشمار مریض صرف حضرت والا دامت برکاتہم کی صحبت میں بیٹھ کر اپنے اس مرض سے شفایاب ہو چکے ہیں۔

۶۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت والا دامت برکاتہم کی خدمت کو اپنی ہی خدمت قرار دیتے تھے۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حد درجہ عقیدت

۷۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور خوب دعائیں دیتے تھے، ایک دفعہ حضرت والا دامت برکاتہم نے بتایا کہ ایک روز مجھ سے حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ تم میرے ایک ہی بیٹے ہو، بیٹا جس کی ایک ہی آنکھ ہو وہ اس کا کتنا خیال کرے گا؟

میرے اور مولانا مظہر میاں سلمہٗ کے خلفاء میں فرق مت کرو

۸۔ حضرت والا حضرت اقدس مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ بنگلہ دیش کے سفر کے میں حضرت مولانا مفتی محمد جعفر صاحب مد ظلہم سے فرمایا:

میرے اور میرے بیٹے مولانا محمد مظہر میاں سلمہٗ کے خلفاء کے درمیان فرق مت کرو، جو میرے خلفاء ہیں وہ ان کے بھی ہیں اور جو اُن کے خلفاء ہیں وہ میرے بھی ہیں۔

میرے بیٹے مولانا محمد مظہر میاں صاحب سلمہٗ نے اللہ کی رحمت پالی

۹۔ جب مولانا محمد مظہر میاں صاحب سلمہ بچے تھے، مجھے اب تک اس کا قلق ہوتا ہے کہ میں نے اپنے بچے کو باپ والا پیار نہیں دیا اس لیے کہ میں حضرت شیخ مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہتا تھا اور مجھے ایسا کوئی اور بدل نہیں نظر آتا تھا جو میرے شیخ کو نہلائے، دھلائے، وضو کرائے، پانی مٹکے سے لائے، جب حضرت کا پانی ختم ہو جاتا تھا تو تقریباً آدھے میل سے پانی لانا پڑتا تھا، کیونکہ حضرت کنویں کا پانی استعمال نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ جمعہ پڑھ کر گئے، مغرب کے بعد پہنچے، اندھیرا ہو گیا، کھانا وغیرہ کھایا، وہاں بھی لوگ ملنے آنے لگے اب وہاں بھی دین کی بات ہو رہی ہے، اس کے بعد

سو گئے، صبح اٹھے جمعہ کے دن ناشتہ کے بعد پھر شیخ کی مجلس کی مصروفیات، تو کہاں وقت ملتا تھا اور کاموں کے لیے، اس لیے ہمارا بیٹا ہماری محبت کو نہیں پا سکا، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت پالی۔ اگر ہماری محبت نہ پائے جیسا کہ حضور ﷺ نے ماں باپ کی رحمت ومحبت نہیں پائی یتیم ہوگئے، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت پائی یا نہیں! بس اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال کو بھی وہ قبول کرلیتا ہے۔ ہمیں مولانا محمد مظہر سلمہٗ سے امید نہیں تھی کہ وہ مقرر ہوں گے، اس کے لیے تو بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان اپنی رحمت سے کھول دی، مجھ پر فضل عظیم فرمایا، میرا دل ان کی تقریر سے باغ باغ ہو جاتا ہے، اتنے مسائل اور عبارتیں یاد ہیں ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اور رحمت فرمائیں۔

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کے بارے میں اُن کے استاذ حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب اشرفی دامت برکاتہم کا ارشاد

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق دوسرا حق استاذ کا ہے، حضرت دامت برکاتہم اپنے جلیل القدر اساتذہ کے حقوق سے بھی بحسن وخوبی عہدبراں ہوئے۔ نتیجہ یہ کہ آپ کے اساتذہ نے بھی جابجا آپ پر اعتماد کا اظہار فرمایا، جن میں سرِفہرست شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت اقدس مولانا عبید اللہ صاحب مدّ ظلہم ہیں۔

ڈاکٹر منصور پراچہ صاحب حضرت حاجی افضل صاحب صحبت یافتہ حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم مرید ہیں، انہوں نے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کے استاذ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدّ ظلہ العالی (جن کی سند حدیث تین واسطوں سے شاہ ولی اللہ صاحب تک پہنچتی ہے) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ایک مجلس میں میری موجودگی میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب نے عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ:

''مرغی کے انڈے کی تربیت تو ہم نے مرغی بن کر کی لیکن مولانا مظہر سلمہٗ مرغی کے انڈے سے بطخ بن کر تیرتے ہوئے کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور ہم کنارے ہی کھڑے رہ گئے۔''

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب کا یہ ارشاد حضرت مولانا محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کے لیے استاذ محترم کی طرف سے ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء ہی سے حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی تربیت فرمائی، چنانچہ حضرت والا دامت برکاتہم کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے کامل مناسبت تھی یہی وجہ حضرت دامت برکاتہم نے زمانۂ طالب علمی میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے اپنے والد ماجد نور اللہ مرقدہٗ کو ایک خط میں لکھا کہ میں نے بڑے بڑے اکابر کے بیانات سنے مگر جو روحانی کیفیت آپ کے بیان میں محسوس ہوئی وہ کہیں اور محسوس ہی نہیں ہوئی۔

اس کے باوجود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت دامت برکاتہم کو باضابطہ طور پر حکیم الامت، مجدد الملت حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل ولی کامل محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حقی ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کروایا، جن کی شبانہ روز صحبت نے آپ کے دل میں اشاعتِ دین اور مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کی آگ بھر دی، آخر کار جب حضرت دامت برکاتہم محبت الٰہیہ اور عشقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت درد دل سے بہرہ مند ہوئے تو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حقی ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ شریف میں مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ کو خلافت بھی عطا فرمائی حتی کہ حضرت ہردوئی کے سامنے مولانا محمد مظہر صاحب کو جب بیان کیلئے بلایا گیا تو ان کو حضرت مولانا ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ کے ''محبوب الخلفاء'' ہونے کا خطاب دیا گیا جس پر حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضرت والا حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت فیوضہم کے بارے میں دیگر اکابرین ومعاصرین کے گرانقدر ارشادات

دین کے کاموں میں نیک اولاد کی نیابت سے متعلق
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ

اس بات کو خوب وضاحت کے ساتھ سمجھ لینا چاہیے کہ زمانہ ہمیشہ سے ہی ''اصلح وارفع'' کا قائل رہا ہے، کوئی کتنا ہی حسب ونسب کے اعتبار سے بلند وفوق تر ہو، مگر زمانہ اسے بآسانی تسلیم نہیں کرتا، جب تک اس میں مطلوبہ صلاحیت اور قابلیت نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ جس وقت حضرت قاری طیب رحمۃ اللہ علیہ کو نائب مہتمم تجویز کیا گیا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بشرط اہلیت اس کی تصویب فرمائی، چنانچہ عالم باعمل اولاد اپنے آباء واجداد کے دینی کاموں کی نیابت کی اہل کیوں ہوتی ہے؟ اسکے بارے میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب مجھ کو معلوم ہوا کہ مولوی محمد طیب صاحب (یعنی حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) کو نائب مہتمم مقرر کیا جارہا ہے تو میں نے اس تجویز میں یہ قید بڑھادی کہ بشرطِ اہلیت۔ میرے قلب میں یہ بات آئی کہ مولوی محمد طیب ہی کو مہتمم ہونا چاہیے دو وجہ سے...... وجہ اس کی وہ تھی جو حدیث ''الائمة من قريش'' کی وجہ ہے۔ اور وہ وجہ وہ ہے جس کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اسلام سے اوروں کا محض مذہبی ہی تعلق ہے اور قریش کا خاندانی بھی تعلق ہے کہ نبی اس خاندان کے ہیں تو ان کو اسلام کی حمایت دو وجہ سے ہوگی۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ کے خاندان کو مدرسہ سے دو تعلق ہوں گے۔'' (القول الجلیل، ص:۷۴)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے عین مزاج کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جس کثرت سے ملکی وبیرونِ ملک مقیم اکابر مشائخ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کی تصویب فرماتے ہوئے حضرت اقدس حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا، وہ حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے پیشگی بشارت سے کم نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے نائب رئیس و شیخ الحدیث شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا یہ ارشاد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ ارشادات پر ختمۂ مسک کے مترادف ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو میرے دادا حضرت مولانا محمد یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر غالباً مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے خط میں لکھا تھا کہ **ما مات من خلف مثلک** کہ جو آپ جیسے لوگ چھوڑ کر گئے ہوں وہ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں، مطلب یہ ہیں کہ ان کے فیوض جاری وساری ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوامِ ما

جس سے اشارہ اسی طرف ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال کے بعد حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم سمیت اپنے سینکڑوں خلفاء اور کتب و مواعظ حسنہ و دینی خدمات چھوڑ کر گئے ہیں، جس کے باعث حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ گویا حیات ہیں۔

حضرت مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب مدّ ظلہم

(خلیفہ مُجاز حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ)

۱۹/ اگست ۲۰۱۳ء بروز پیر صبح نو بج کر تیس منٹ پر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و صالح نائب حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ بندہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے، تو اُن کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی اور ایسا محسوس ہوا کہ گویا احقر کی ساری کمزوری اور بیماری دور ہوگئی اور ایک نئی جان آگئی۔ مولانا حکیم محمد مظہر صاحب نے کچھ دیر بعد اپنے ساتھ آنے والے اَفراد جن میں برما اور جنوبی افریقہ کے احباب بھی تھے کو کہا کہ ”جو بوڑھے ہیں وہ اُوپر بیٹھ جائیں باقی احباب نیچے ہی بیٹھیں“ تو احقر نے عرض کیا کہ ”آپ نا بوڑھوں میں ہیں نا جوانوں میں بلکہ آپ ہمارے مشائخ میں ہیں“۔ پھر احقر نے اُن سے

معذرت بھی کی کہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا، اسی لیے اپنے نمائندے مولانا عبد الدیان صاحب کو بھیجا، طبیعت مسلسل ناساز چل رہی ہے، اسی وجہ سے آپ کو تعزیتی خط بھی نہیں لکھ سکا لیکن توجہ ہر وقت آپ کی طرف ہی ہے۔ آپ نے بہت ہی محبت و شفقت فرمائی، حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت محبت فرماتے تھے، آپ تشریف لے آئے، حوصلہ افزائی بھی ہوئی عزت افزائی بھی ہوئی۔ مولانا نے احقر کو حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تازہ شائع شدہ وعظ ''اسلامی مملکت کی قدر و قیمت'' مرحمت فرمایا (جس میں قیامِ پاکستان کے وقت علماء کرام خصوصاً حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی فکر اور کوششوں کا تذکرہ نمایاں ہے)۔ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کو دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔

احقر کی دعا ہے کہ اللہ جل شانہ حضرت قبلہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرما کر درجات بلند فرماویں، حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس سرہٗ کے فیوض وبرکات کو جاری رکھیں اور حضرت مولانا شاہ محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ کی عمر میں برکت عطا فرماویں، اور مولانا محمد مظہر صاحب کے ذریعے ان بزرگوں کے فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھیں۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا وکیل احمد شیر وانی صاحب زید مجدہم سہ فغانِ اختر کے ''شیخ العرب والعجم نمبر'' پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب ''مظہر الفیض'' ہیں، خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ سے شائع ہونے والے سہ ماہی فغانِ اختر کی یہ خصوصی اشاعت ''شیخ العرب والعجم نمبر'' عظیم بھی ہے اور ضخیم بھی، اتنی کم مدت میں منظر عام پر آنے والی اتنی عُمدہ خصوصی اشاعت میری نظر سے نہیں گزری، یہ مولانا حکیم محمد مظہر صاحب کی زندہ کرامت اور یادگار رہے گی، یہ میرے مطالعہ کی کتابوں کے ساتھ رکھی رہتی ہے، جس کا میں روزانہ مطالعہ کرتا ہوں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدّ ظلہم

(مدیر ماہنامہ لولاک ملتان وناظم شعبۂ نشرواِشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت)

حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب کا بلاشبہ آج ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ کام کی خوش کن رپورٹ ملے تو ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ غائبانہ ان کی دعاؤں کا تحفہ ہمیشہ مجلس کے رفقاء کو حاصل رہتا ہے۔ ہمارے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو مجلس تحفظ ختم نبوت سے دلی محبت تھی انہیں روایات کو مولانا حکیم محمد مظہر صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔

مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب مد ظلہم نے اپنے تعزیتی بیان میں حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کو مخاطب کرکے فرمایا:

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ دائمہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ سلامت رکھے اور حضرت والد صاحب کے جانے کے بعد جو اہم ذمہ داری آپ پر آگئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائے اور انہی کے نہج پر اس کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت الحاج محمد عبد الوہاب صاحب دامت برکاتہم

(امیر تبلیغی جماعت پاکستان)

عالمی تبلیغی جماعت پاکستان کے مرکزی امیر و روحانی بزرگ حضرت الحاج محمد عبد الوہاب صاحب دامت برکاتہم وادام اللہ بقاءہم نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے استفسار فرمایا کہ اب خانقاہ کا انتظام و انصرام کس طرح چل رہا ہے؟ جب انہیں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی نیابت کے حوالے سے بتلایا گیا تو انہوں نے تصویب فرمائی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔

حضرت مولانا احسان الحق صاحب مد ظلہم

(نائب شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ رائے ونڈ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب دامت برکاتہم حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کی غرض سے خانقاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ:

جانے والوں کی انتہاء لوگوں کے سامنے ہوتی ہے اور نئے آنے والوں کی ابتداء۔ اس میں بعض دفعہ کچھ پریشانی آجاتی ہے، لیکن الحمد للہ یہاں خانقاہ میں تو ایسا ماحول نہیں تھا۔ (حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کو مخاطب کر کے فرمایا) آپ کی شخصیت مجمع کے سامنے کافی عرصے سے ہے، اور الحمد للہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیات آپ کے اندر بدرجۂ کمال موجود ہیں، امید ہے کہ کوئی پریشانی نہیں آئی ہوگی، اپنے سامنے اپنے افراد تیار کر دینا یہ بہت بڑی اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے، پھر فرمایا کہ جو قبول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی چیزیں بھی قبول ہو جاتی ہیں۔

حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی مدّ ظلہم

(نائب مہتمم واستاذ الحدیث دار العلوم وقف دیوبند)

حضرت مرشد ملت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادۂ گرامی محترم جناب مولانا حکیم محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ خلیفۂ ارشد حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل، زہد تقویٰ میں آپ کے مثنّٰی اور صحیح معنیٰ میں آپ کے نائب ہیں۔ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جوارِ رحمت میں جگہ پاگئے، **نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَبَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ**، آپ کے فرزندِ صالح مولانا محمد مظہر صاحب آپ کی باقیاتِ صالحات میں سے ہیں، خدا تعالیٰ اُن سے بھی وہی کام لے رہے ہیں اور دُعا ہے کہ اُن کا فیض جاری وساری رہے اور حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ خلقِ کثیر اُن سے مستفید ہوتی رہے۔

صاحبزادۂ مکرم جناب مولانا حکیم محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ کی خدمت میں تعزیتِ مسنونہ پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ ربِّ کریم، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ علیّین میں مقامِ کریم سے سرفراز فرمائیں، جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور صاحبزادۂ محترم مولانا حکیم محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ کے ذریعہ اُن کے بابرکت کام اور روحانی فیض کو جاری وساری رکھیں۔ آمین ۔

تاریخ ترے نام کی تعظیم کرے گی
تاریخ کے اوراق میں تو زندہ رہے گا

جو فیضِ طریقت تھا تری ذات سے اخترؔ
باصورتِ مظہرؔ وہ درخشندہ رہے گا

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدّ ظلہم

(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بحمد اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلف رشید ونائب حضرت مولانا حکیم محمد مظہر زید مجدہم **الولد سر لابیہ** کا مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید روحانی ترقیات وبرکات نصیب فرمائیں (آمین)

حضرت مولانا اسلام الحق مظاہری صاحب سیتاپوری مدظلہٗ

(خلیفہ حضرت عبدالحافظ کھیری رحمۃ اللہ علیہ وخلیفہ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ محترم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم خلیفۂ ارشد محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ، ماشاء اللہ نیک صالح، صاحبِ نسبت اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے سچے نائب وخلیفہ ہیں۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو مولوی محمد مظہر میاں صاحب سے بیعت ہوگا وہ گویا مجھ ہی سے بیعت ہوگا۔ جب کوئی حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہوتا تو حضرت بہت خوش ہوتے تھے لہٰذا یہ فقیر اسلام الحق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کرام اور منتسبین سے درخواست کرتا ہے کہ

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اِحیاءِ طریقت کے فریضہ کو حضرت صاحبزادہ مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی اور نگرانی میں ادا فرمائیں اور حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دام ظلہم العالی کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا قائم مقام تصور فرمائیں۔

مولانا قاری محمد مبین صاحب اِلٰہ آبادی مدّ ظلہم

(خلیفہ حضرت وصی الامت رحمۃ اللہ علیہ)

مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا محمد مظہر صاحب سلمہٗ اُن کی خانقاہ کے امین و نائب بنائے گئے ہیں، متعلقین و منتسبین کو چاہیے کہ مولانا محمد مظہر سلمہٗ کی زیرِ نگرانی اپنے معمولات کو جاری رکھیں، تاکہ اُن کے فیوض و برکات عرب و عجم میں جاری و ساری رہیں، امید ہے کہ مولانا موصوف سلمہٗ اپنے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے اصلی کام کو ان شاء اللہ العزیز زندہ و روشن رکھیں گے، اہل اللہ کی خدمات اتنی جلدی ختم نہیں ہوا کرتیں، اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت و حمایت فرمائے۔

مولانا عبد اللہ ابن القمر الحسینی مدّ ظلہم

(مدیر مسئول ماہنامہ ندائے دار العلوم وقف دیوبند)

حضرت مرشدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں خانقاہ کا پورا انتظام اپنے خلف الرشید مولانا محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ کے سپرد فرمادیا تھا۔ حضرت مولانا محمد مظہر صاحب زید مجدہٗ حقیقت میں اُس کے اہل بھی تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی صلاحیتیں اور صلاح و تقویٰ کی دولت سے نوازا ہے۔ مولانا موصوف پر جس قدر اعتماد فرماتے تھے، آج کمیاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی مولانا محمد مظہر صاحب نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نیابت و قائم مقامی کی خدمت باحسن وجوہ انجام دی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس ارشاد کی آب و تاب باقی رکھی، حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی علالت کے دوران گزشتہ چار پانچ سالوں سے بیعت و ارادت کا تعلق قائم کرنے والے حضرات کو مولانا محمد مظہر صاحب سے ربط و تعلق قائم کرنے کی ہدایت فرماتے۔

والدِ گرامی کی تربیت نے انہیں اس قابل بھی بنایا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا کام بڑی خوبی سے چلاتے ہیں، حضرت مولانا ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے اُنہیں، اور اُن کے فرزندِ صالح مولانا محمد ابراہیم کو حضرت مرشدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت بھی حاصل ہے۔ دونوں حضرات اس وقت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ اور حلقۂ ارادت کو پوری مستعدی کے ساتھ سنبھالے ہوئے ہیں اور اُن کے ذریعہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیض جاری ہے، اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ حق تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سعادت مند حضرت مولانا محمد مظہر صاحب کو مزید قوت و ہمت کے ساتھ والدِ محترم رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی سلسلہ سے وابستہ حضرات کی راہنمائی اور نفع رسانی کی توفیق اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب مد ظلہم

(مدیر ماہنامہ بینات واستاذ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

آج جن اکابر اور بزرگوں کا نام اور ان کے کارنامے ہمارے پاس محفوظ یا ہمیں معلوم ہیں، وہ اس لیے ہیں کہ ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں نے اپنے تذکروں اور کتابوں میں اُنہیں محفوظ کیا۔ ہم مبارک باد دیتے ہیں حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب اور ان کی جملہ جماعت کو جنہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے فغانِ اختر کی خصوصی اشاعت شیخ العرب والعجم نمبر کی ترتیب و تکمیل میں محنت کی اور اس کو منصۂ شہود پر لاکر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کی تسلی کا سامان کیا۔

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نائب مولانا حکیم محمد مظہر صاحب جو حضرت کا عکس جمیل اور حضرت کی تصویر ہیں، جن کے ساتھ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہونے کے علاوہ بھی روحانی توجہات اور شفقتیں وبرکتیں رہی ہیں، انہوں نے بہت ہی عمدہ اور جان دار مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ خصوصاً اس پر فتن دور میں حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ کے عنوان سے آپ کا یہ پیراگراف تو پورے نمبر کا خلاصہ، نچوڑ اور جان ہے۔

ابو معاذ حضرت مولانا محمد حنیف خالد صاحب مدّ ظلہم

(استاذ جامعہ دار العلوم کراچی وتبصرہ نگار ماہنامہ البلاغ)

حضرت کی وفات کے بعد اس کی ضرورت تھی کہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و سوانح پر اشاعت خاص کا اہتمام کیا جائے، ماشاء اللہ حضرت کے صاحبزادۂ گرامی حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب زید مجدہم کی ہدایت و نگرانی میں یہ کام بحمد اللہ بہت جلد بحسن وخوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدّ ظلہم

(مدیر ماہنامہ القاسم)

مولانا حکیم محمد مظہر مد ظلہم جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نائب اور صاحبزادے ہیں اُن کا اپنے عظیم والد پر مقالہ پڑھنے کے لائق ہے، موصوف نے قلم توڑ کر رکھ دیا ہے۔

مولانا محمد احمد حافظ مدّ ظلہم

(تبصرہ نگار روزنامہ اسلام)

نائب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ، صاحبزادہ گرامی حضرت مولانا حکیم محمد مظہر دامت برکاتہم العالیہ کا اپنے والد گرامی پر پُر اثر مقالہ ہے، جس میں پدرانہ شفقت اور برخوردارانہ فرماں برداری کی جھلکیاں جھلملاتی نظر آتی ہیں۔

حافظ محمد اکبر بخاری صاحب مدّ ظلہم

(ناظم مجلس صیانۃ المسلمین)

اس خصوصی عظیم الشان اِشاعت پر دِل کی گہرائیوں سے احقر ناچیز اپنے مخدوم زادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے، اور اُن کی پوری ٹیم کو بھی دِلی مبارکباد اور خراجِ تحسین پیش کرتا ہے کہ جنہوں نے شب و روز محنت کر کے یہ عظیم الشان خصوصی اِشاعت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عاشقین کے

لیے یہ عظیم تحفہ پیش کیا ہے، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حق تعالیٰ شانہ آپ سب حضرات کو دِین و دُنیا کی سب بھلائیاں اور نعمتیں نصیب فرمائیں اور آپ حضرات کی اس سعی و کاوِش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

حضرت مولانا محمد اکرم کاشمیری صاحب مدّ ظلہم

(مدیر ماہنامہ الحسن واستاذ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ماہنامہ الحسن کے اس مدیر سے بھی اِنتہائی محبت و شفقت کا معاملہ فرمایا کرتے تھے... اس کی ایک وجہ تو حضرت کے اخلاقِ حسنہ کا برتاؤ تھا اور دوسری وجہ حضرت کے صاحبزادے (اور اب نائب) مولانا حکیم محمد مظہر صاحب کے ساتھ راقم کی رفاقت تھی! مولانا محمد مظہر صاحب راقم الحروف کے اِنتہائی مخلص ساتھی تھے، ہم نے جامعہ اشرفیہ میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قدس سرہٗ، حضرت اقدس حضرت مولانا محمد عبید اللہ اشرفی صاحب مدظلہٗ العالی سے ایک ساتھ دورۂ حدیث کیا ہے... حضرت حکیم صاحب قدس سرہٗ جب بھی لاہور تشریف لاتے یا راقم کو کبھی کراچی اُن کی خدمت میں جانے کا موقع ملتا تو حاضرین سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دو بیٹے ہیں ایک تو مولوی مظہر اور دوسرے مولوی اکرم... مجھے مولوی اکرم کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے یہ میرا محبوب بیٹا ہے... حضرت کے اِن الفاظ سے میری جو قلبی کیفیت ہوتی تھی میں اس کا اِظہار نہیں کر سکتا... مولانا محمد مظہر صاحب، حکیم صاحب قدس سرہٗ کے اکلوتے صاحبزادے ہیں، اُن کا کوئی دوسرا حقیقی بھائی نہیں، ہاں صرف ایک بہن ہیں جو شادی شدہ ہیں... حضرت حکیم صاحب قدس سرہٗ کے اِنتقال پر ملال کے بعد تمام تر خاندانی، علمی اور خانقاہی ذمہ داریاں مولانا محمد مظہر صاحب کے کندھوں پر آن پڑی ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہیں یہ ہمت عطا فرمائے کہ ان ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہو سکیں (آمین)

مفتی عبد القدوس ترمذی صاحب مدّ ظلہم

(مدیر ماہنامہ الحقانیہ و مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال)

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم اُن کے لیے سب سے بہتر صدقہ جاریہ ہیں۔ حق تعالیٰ انہیں صحیح معنیٰ میں آپ کے مشن کو آگے بڑھانے اور صحت وعافیت سے مزید کارہائے نمایاں انجام دینے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائیں اور ہر نیک کام میں اُن کی مدد و نصرت فرمائیں۔ آمین۔

حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب مدّ ظلہم

(مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ احسن العلوم کراچی)

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الصادق برادرم مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم اور ان کے لائق فائق فرزند ارجمند عزیز القدر مولوی محمد ابراہیم سلمہٗ ایک حسین زندگی کے ستون اور ایک عمدہ پڑوس کے آئینہ دار ہیں۔ اس عاجز و فقیر اور جامعہ عربیہ احسن العلوم و جامع مسجد احسن اور اس کے در و دیوار نے ہمیشہ ان مخلصین کو عزیز سہارا اور ہر اول دستہ کی طرح پایا ہے۔ استطاعت نہیں رکھتا کہ ان کی توصیف و تعریف میں رطب اللسان رہ سکوں۔

اتنا ہوں ترے تیغ کا شرمندۂ احساں
سر میرا ترے سر کی قسم! اُٹھ نہیں سکتا

حقیقت یہ ہے کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ان اولیاء و صلحاء کے ساتھ شیرینی بڑھ رہی ہے اور چاشنی دلآویزی تک پہنچ رہی ہے کسی نے ان کے لیے کہا ہے کہ ؎

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

حق تعالیٰ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور برادرم مولانا حکیم محمد مظہر صاحب اور ان کے جملہ سوگواروں کو اور پورے عالم

میں حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء باصفا اور مریدین و مسترشدین اور دیگر شرکاءِ غم اور صدمے کو حق تعالیٰ صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل نصیب فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب مدّ ظلہم کا تعزیتی موقع پر بیان

ہمارے سپہ سالار مولانا محمد مظہر صاحب اور ان کے صاحبزادے مولوی محمد ابراہیم جو ''سر الاب والجد'' ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اور فلاح سے مالامال کرے اور اللہ جل جلالہ و عم نوالہ وعزشانہ وعظم برہانہ اپنے خاص فضل و احسان سے انہیں ہمارے حضرت مرحوم مقبول عالی الدرجات کی کرامات اور فیوض و برکات نصیب فرمائے اور حضرت شیخ کا فیض بعد الوفات ہر لمحہ، ہر گھڑی، ہر سانس اللہ تعالیٰ جاری و ساری رکھے اور اللہ تعالیٰ ہم ذو المساکین کی مدد فرمائے، حفاظت فرمائے اور اس عظیم سانحہ پر ہمارے برادر مکرم حضرت مولانا محمد مظہر صاحب اور ان کی آل واولاد کو بہت بڑا صبر اور اجر نصیب فرمائے اور جس سلسلے کے یہ چمکتے ستارے ہیں آفتاب وماہتاب ہیں، وہ سلسلہ رشد وہدایت توحید و سنت کا چاردانگ عالم میں چشمۂ معین کی طرح اس کا فیض عالم میں جاری و ساری رہے اور اللہ ہمیں اس کے مقاصد، مقال، اخلاص کامل، عفت وپاکدامنی اپنے بزرگوں کا جو خاص شیوہ ہے، تقویٰ اور ورع اور احتیاط، ہماری امانت داری، حسن سلوک، حسن خلق اس جیسے جمیل الشیم سے ہمیں اللہ تعالیٰ مالامال فرمائے۔

مولانا عبد الرشید صاحب بستوی مدّ ظلہم

(ناظم تعلیمات وصدر مدرس جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند)

این خانہ ہمہ آفتاب است

مشائخ کے یہاں ایک بات مشہور ہے کہ ''شیخ کے فیض سے تین افراد محروم رہتے ہیں: خادمِ شیخ، اولادِ شیخ، زوجۂ شیخ''۔ ظاہر ہے کہ اس میں استثناء بھی ناگزیر ہے۔ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد انہی مستثنیاتِ زمانہ میں سے ہیں۔ اسے ان کی خوش بختی کہہ

لیجیے یا توفیقِ الٰہی کی یاد آوری یا پھر حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سحر انگیز تعلیم و تربیت کی اثر آفرینی!۔

حکیم صاحب کو جس ''شاہ ابرار'' اور ''بادشاہِ نیکاں'' کی بارگاہ سے اجازت و خلافت کی سندِ اعتبار عطا ہوئی، اُسی در سے اُن کے صاحبزادہ محترم مولانا حکیم محمد مظہر صاحب کو خلافت نصیب ہوئی جب کہ اُن کے پوتے عزیزم مولانا ابراہیم کو حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے خرقۂ خلافت سے سرفراز کیا گیا۔ اس طرح تین نسلیں لگاتار اس راہِ معرفتِ الٰہی کی معتبر راہ رو بلکہ راہبر ہوئیں، کم از کم ہماری معلومات کی حد تک برصغیر ہند و پاک کی سرزمین کا کوئی دوسرا گھرانہ اس سعادت سے بہرہ ور نہیں ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب مدّ ظلہم

(نبیرہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

مقامِ اطمینان ہے کہ آپ نے اپنی حیات ہی میں اپنے لائق و فائق صاحبزادے حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کو ساری ذمہ داریاں سونپ دی تھیں اور اپنے سب متعلقین کو اُن سے رجوع کرنے اور مشورہ لینے کی ہدایت فرمادی تھی اس لیے قوی امید ہے کہ آپ کے ذریعہ چلائے جانے والے تمام دینی کام اور تزکیہ و اصلاح کی سب محنتیں سابقہ ترتیب پر چلتی رہیں گی، بلکہ ترقی حاصل کرتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولانا محمد زاہد صاحب مدّ ظلہم

(نائب رئیس و استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد)

یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ آپ کے فرزندِ اَرجمند حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم اِن تمام سلسلوں کو اُسی طرح سے جاری رکھے ہوئے ہیں، بلکہ اَب تو حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری نسل بھی ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ان تمام صدقاتِ جاریہ کو قائم و دائم رکھیں، روز افزوں ترقی اور مزید نافعیت و مقبولیت عطا فرمائیں، آمین۔

مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب

(مہتمم جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی)

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ رب العزت نے بے حد صلاحیت اور استعداد ودیعت فرمائی ہے، اُن سے قوی امید ہے کہ وہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بہترین متبادل بن سکیں گے اور میری خصوصی دعا بھی ہے کہ اللہ اُن کے ذریعے سے اس خلا کو پُر فرمادیں، آمین۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

مفتی محمد خالد میمن صاحب مدّ ظلہم (خلیفہ مجاز حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

مزار پر حاضری کے بعد خانقاہ اشرفیہ میں خلف الرشید حضرت مولانا محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی سے تعزیت کے لیے حاضر ہوا اور حضرت گلے لگ کر ملے اور ایسے لگا جیسے حضرت ہم سے تعزیت کر رہے ہیں، اور تسلیاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ، پیر زادہ و نواب زادہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا سچا نائب بنائے۔

مولانا محمد عبد القوی صاحب مدّ ظلہم (مدیر ماہنامہ اشرف الجرائد)

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادۂ محترم اور وارثِ ظاہر و باطن حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم خلیفہ مجاز محی السنہ حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے صاحبزادگان عالی وقار وذی اعتبار مولانا محمد ابراہیم، مولانا محمد اسماعیل اور مولانا محمد اسحاق زید مجدہم مختلف النّوع دینی خدمات میں دل و جان سے ہر وقت لگے رہتے ہیں۔

مولانا محمد صدیق ارکانی صاحب

(مدیر ماہنامہ حق نوائے احتشام واستاذ حدیث جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی)

۱۹۹۳ء میں کسی معقول شکایت کی بناء پر مدرسہ کے مہتمم مولانا حکیم محمد مظہر صاحب نے مدرسہ کے ناظم کو محرم کے مہینے میں فارغ کر دیا، اور صبح مجھے بلا کر کہا کہ آج پوری رات مجھے نیند نہیں آئی کیوں کہ ناظم کے جرم پر میں نے انہیں مدرسہ سے فارغ کر دیا، لیکن اُن کے چھوٹے بچوں اور اہلِ خانہ کا کیا قصور ہے؟ یہ بے چارے اب کہاں جائیں گے؟ اس لیے آپ ناظم سے ملیے اور کہیے کہ رمضان تک کی تنخواہیں یکمشت لے لیں، حسب معمول مدرسہ کی رہائش ودیگر سہولیات سے فائدہ اٹھائیں لیکن نظامت اور درس وغیرہ نہیں دیں گے، چند گھنٹوں کے بعد یہی بات مجھے حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بلا کر کہی، اس سے اندازہ کیا جائے کہ اُن کی اعلیٰ ظرفی، وسعت قلبی اور رحم دلی کا کیا حال تھا۔

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب ہی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نائب اور جامعہ اشرف المدارس وخانقاہ اِمدادیہ اشرفیہ کے سرپرست ونگران ہیں۔ وصیت کے مطابق اُنہوں نے ہی ایک لاکھ اَفراد کی موجودگی میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اُن کے سارے صاحبزادے حافظ اور عالم دین ہیں، جیسے مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب، مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب (یہ دونوں راقم کے شاگرد ہیں) مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب اور حافظ محمد عبد اللہ صاحب۔

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مد ظلہم

(مدیر ماہنامہ القاسم ومہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ)

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نتائجِ افکار، خلاصۂ تحقیقات، مواعظ وارشادات اور مکاتیب وملفوظات کو آپ کے لائق فرزند مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم نے عمدہ ترین لباس طباعت میں نشر واشاعت کا اہتمام کیا۔ ان کی زندگی میں ان کے لائق وفائق صاحبزادے مخدوم زادۂ ذی قدر حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی سرپرستی میں ان کے قائم فرمودہ تمام اداروں کا نظم و

نسق سنبھال لیا تھا۔ اور ان کے کاموں کو جاری رکھا' بلکہ مزید ترقی اور وسعتیں دیں۔ ہماری دعاہے کہ اللہ پاک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد کو نور سے بھر دے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ حضرتِ مظہر کے ساتھ ہم خدام بھی غم میں برابر کے شریک بلکہ تعزیت کے مستحق ہیں۔

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مد ظلہم تعزیتی خط میں لکھتے ہیں:

مخدوما! مجھ سے بات لمبی ہو گئی اللہ نے آپ کو اپنے عظیم والد کے علوم معارف، اخلاق واعمال اور مشن واہداف کا امین اور وارث وترجمان بنایا ہے، انہیں کی مسند کو آپ کے وجود سے سجایا ہے، وہی تمنائیں وہی توقعات وہی حسرتیں اور وہی امیدیں ہیں جو حضرت سے بندھی تھیں اب آپ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اللہ کریم صبر دے، اجر دے اور ان تمام توصیفات سے سرفراز فرمائے جن سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نوازا گیا تھا۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب اکبری مدّ ظلہم

(خطیب گومل یونیورسٹی ڈی۔ آئی۔ خان)

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم نظم ونسق کی بہترین صلاحیتوں سے مالا مال ہیں اور اپنے والد بزرگوار کے فیض یافتہ ہیں۔ وہ اپنے حلقے کے تمام بزرگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کا قرار ہیں۔

حضرت مولانا عبد الحمید صاحب مدّ ظلہم

(شیخ الحدیث دار العلوم آزادول جنوبی افریقہ)

اور حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب ادام اللہ فیوضہم ماشاء اللہ پوری زندگی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اُن کی خدمت میں رہے۔ اللہ پاک جب یہاں لے آئے تو اللہ پاک ہم سب کو اس چیز کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ حضرت سے خوب اِستفادہ بھی کریں

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مولانا محمد مظہر صاحب کی قدر اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعا مسلسل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا شفیق احمد بستوی مدّ ظلہم

(فاضل دار العلوم دیوبند و مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی)

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد افسردگی و سراسیمگی کی کیفیت سے دوچار ہوتے ہوئے احباب کو دیکھتے ہیں، تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہماری سماعتوں میں بازگشت کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں:

"جس نے مولانا محمد مظہر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی گویا اُس نے مجھ سے بیعت کی، کیونکہ میرے اور مولانا محمد مظہر کے شیخ ایک ہی ہیں۔"

ہم کو معلوم ہے ہم ہیں چراغِ آخرِ شب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں، اُجالا ہے

اس لیے ہمیں رحمتِ باری تعالیٰ سے آج بھی وہی اُمیدِ واثق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جیسے پوری دنیا میں مقاصدِ بعثت کی محنت پھیلی ہے اور اِسلام کو روز افزوں فروغ حاصل ہوا ہے، اسی طرح ہمارے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بھی تزکیہ وسلوک اور مقاصدِ بعثت کی محنت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوگا جس کے آثار ابھی سے محسوس ہونے لگے ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات ہی میں اپنی نیابت کے لیے اپنے فرزندِ ارجمند مخدوم زادہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہٗ کو منتخب فرمادیا تھا جن کی قیادت وسرپرستی میں خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی کا جاری وساری فیضان اپنی تمام تر تابناکیوں کے ساتھ ان شاء اللہ وسعت پذیر رہے گا۔ جس کی حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب مدظلہٗ نائب مہتمم دار العلوم وقف دیوبند نے کیا خوب ترجمانی کی ہے؎

جو فیضِ طریقت تھا تری ذات سے اخترؔ
باصورتِ مظہرؔ وہ درخشندہ رہے گا

یہ حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مؤمنانہ فراست تھی کہ اپنی وفات سے تقریباً چالیس سال قبل ہی وصیت نامہ کی صورت میں تحریری انداز پر حضرت مخدوم زادہ دامت برکاتہم کے لیے حقوق و فرائض منصبی کا تعیّن فرما گئے، فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا عَنَّا أَجْمَعِيْنَ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی توقعات اور اُمیدوں کے عین مطابق بلکہ اُس سے بڑھ کر اس منبعِ فیاض کے ظاہری وباطنی اور اِیمانی وروحانی فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھے۔ آمین۔

اور یہ بھی اللہ رب العزت سے اِلتجاء ودعا ہے کہ حضرت والا مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی وصایا اور نیک تمناؤں کے عین مطابق خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی کی مسندِ رشد وہدایت کی صورت میں صلاح وتقویٰ کی اِیمانی وروحانی روشنی پھیلانے والا چراغ جو تقریباً نصف صدی سے ضوفشانی کرتا رہا ہے، وہ مستقبل میں تادیر حضرت مخدوم زادہ مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی قیادت وسیادت میں شمعِ فروزاں بن کر پورے آب وتاب کے ساتھ رہ روانِ سلوک وطریقت کو خصوصاً اور عامّۃ المسلمین کو عموماً اِیمان ویقین اور صلاح وتقویٰ کی لازوال روشنی فراہم کرتا رہے اور حضرت مخدوم زادہ مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں اس خانقاہ مبارکہ کا فیض چار دانگِ عالم میں مزید وسعتوں اور نافعیت وقبولیت ومقبولیت کے ساتھ پھیلے اور تاقیامت یہ فیض جاری وساری رہے، آمِيْن ثُمَّ آمِيْن۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

مکتوباتِ اولیاء

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ اول

شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی نوراللہ مرقدہٗ

و دیگر اکابر ومشائخ کے

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے بارے میں ارسال کردہ خطوط کے اقتباسات

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ اول، شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی نور اللہ مرقدہ

کے خطوط جن میں انہوں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت والا حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مد ظلہم سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

عزیزم قلبی و روحی محترم و مخلصم سلمہٗ

سلام مسنون و دعائیں، خدا کرے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں اور گھر میں سب لوگ بخیر و عافیت ہوں، آپ کا آخری محبت نامہ مجھے مل گیا، بار بار پڑھتا رہا، دل کا عجیب حال ہو گیا، آپ کی محبت کا دل پر بہت اثر ہے، آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے، اللہ پاک آپ کو صحت اور قوت عطا فرمائیں، آپ کی مجالس اور مواعظ سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع ہو، آپ مجھے ہر مجلس میں یاد رکھتے ہیں، میرا تذکرہ فرماتے ہیں، میرے اشعار پڑھتے ہیں، اس کی شرح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔

****

عزیزم مولوی محمد مظہر سلمہٗ

سلام مسنون و دعائیں، آپ یاد آتے رہتے ہیں، آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں، آپ کی والدہ صاحبہ اور گھر میں سب کو میرا اسلام مسنون کہہ دیجئے، سب کے لئے دعا کرتا ہوں، آپ کی یاد برابر آتی ہے، آپ میرے لئے دعا کرتے رہیں۔ فقط

(محمد احمد، الٰہ آباد)

****

عزیزم و مخلصم مولوی مظہر میاں سلمہٗ

سلامِ مسنون ودعائیں، آپ بہت یاد آتے ہیں خدا کرے بہت خیریت ہو، اللہ پاک آپ کے والد محترم کا فیض مدت تک جاری رکھے، جب بھی خط آتا ہے مجھے بڑی مسرت ہوتی ہے، اللہ پاک وہ دن لائے کہ آپ سب سے ملاقات ہو، اور میرا دل مسرور ہو،

آپ کے لیے دعا کرتا ہوں، آپ میرے لیے دعا کریں، اپنی والدہ معظمہ اور اپنی ہمشیرہ وغیرہ سے سلام مسنون و دعا کہہ دیجیے، میں سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ فقط

(محمد احمد، الٰہ آباد)

****

نورِ چشم مولوی مظہر میاں سلمہٗ بہت یاد آتے ہیں۔ اُن کی والدہ سلمہا، نور چشمی سلمہا، داماد، اہلیہ مولوی مظہر میاں سلمہٗ اور سب سے دعا کہیے۔ فقط

(محمد احمد، الٰہ آباد)

****

ایک خط میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتے ہیں: ”مظہر میاں کا حال بتائیں گے ؟“

حضرت الحاج نواب محمد عشرت علی خان صاحب قیصر رحمۃ اللہ علیہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہیں:

”حضرت مولانا محمد مظہر صاحب سلمہٗ سے بندہ کا سلامِ مسنون پہنچا دیں۔“

(قیصر)

حضرت الحاج محمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ اپنے خط حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہیں:

”عزیزم مولوی محمد مظہر میاں کی خدمت میں سلام عرض ہے۔“ والسلام

(محمد فاروق)

حضرت الحاج محمد افضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

”حضرت مولانا مظہر میاں کی خدمتِ اقدس میں سلامِ مسنون و آداب۔“

(محمد افضل)

حضرت مولانا مفتی عبد المنان صاحب مدّ ظلہم

(نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی و خلیفہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

مرشدی و محبی حضرت شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب قدس اللہ سرہٗ کے وصال کے بعد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت و تعلیم کے مطابق کسی اہل اللہ سے تجدید بیعت لازم ہے۔ احقر نے اس بارے میں کافی غور و خوض کیا، تو آنجناب محترم کا خیال ذہن میں پیوست ہوگیا اور اس کی وجہ ترجیح یہ سمجھ آئی کہ حضرت والا کو دو نسبتیں حاصل ہیں:۔

ا۔ پہلی نسبت حضرت اقدس محی السنہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

۲۔ دوسری نسبت حضرت اقدس شیخی و مرشدی حضرت عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب قدس اللہ سرہٗ سے بھی ہے۔

محمد عبد المنان عفی عنہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/۹/۱۴۳۴ھ

بھائی عبد الواحد صاحب

جب میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ان کی مجلس اور صحبت میں حاضر ہوتا تھا اور حضرت کا دیدار نصیب ہوتا تھا تو میری ایسی کیفیت ہوجاتی تھی کہ جیسے میں نے اپنی والدہ کا دودھ پی لیا ہے اور دل کو تسلی وسکون مل جاتا تھا اور اب حضرت کے انتقال کے بعد جب مجلس میں حضرت کے بیٹے حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کو دیکھتا ہوں تو بالکل وہی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے چند روز قبل خانقاہ کی مسجد میں بیان سننے حاضر ہوا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ کرسی پر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماہیں۔ میں نے اپنے ہوش وحواس کو جھنجھوڑ کر دوبارہ دیکھا کہ کہیں میں دھوکہ تو

نہیں کھا رہا؟ جب دوبارہ دیکھا تو بالکل ہو بہو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہی نظر آئے حالانکہ اس وقت کرسی پر حضرت کے بیٹے حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب تشریف فرما تھے اور جمعہ کا بیان فرما رہے تھے"۔

جناب محمد نور الزمان صاحب الٰہ آبادی

(خلیفہ مجاز حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد للہ ہم سب اہلِ خانہ حضرت والا کی دعاؤں کی برکات سے خیر وعافیت وسلامتی سے ہیں۔ حضرت والا اور حضرت والا کے اہل خانہ کے لیے شب وروز دعائیں کر رہے ہیں۔

احقر نے آپ سے بیعت کر لی ہے اور دل کو تسلی و تشفی اعلیٰ درجہ کی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ کی محبت، شفقت، توجہ اور دعا وغیرہ کا امیدوار ہوں، بلکہ محتاج ہوں، گذشتہ کئی برسوں سے خدمت میں حاضری کی تڑپ وتقاضہ شدید رہا ہے

حضرت مولانا ڈاکٹر پروفیسر سید سلمان ندوی صاحب دامت برکاتہم

(ابن حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ آپ سے خوش خوش اور مطمئن گئے یہ کچھ کم مرہم ہے؟ حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت خوش تھے اور مطمئن تھے کہ آپ کے ذریعہ ان کا فیض جاری رہے گا، ان شاء اللہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی روح بھی خوش ہو رہی ہو گی، کہ آپ نے خانقاہ کی برکتوں کو ویسے ہی سنبھالا جیسے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں تھا ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ۔ ہم خدام کے لیے آپ کی ذات ہمارے زخموں کو مندمل کرنے کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر صحت وعافیت کے ساتھ قائم رکھے، ان شاء اللہ مولانا محمد ابراہیم آپ کے سایۂ عاطفت میں مدرسہ کا نظم اچھی طرح سنبھال لیں گے، لیکن بہر حال آپ کی نگرانی میں مدرسہ وخانقاہ دونوں مرجعِ خلائق ان شاء اللہ رہیں گے۔

(سید سلمان ندوی، ساؤتھ افریقہ)

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات (انگلینڈ)

(خلیفہ مجاز شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ)

بندہ حضرت کو اپنے محسنین میں سے سمجھتا ہے۔ آنجناب کو کن الفاظ سے تسلی دوں؟ یہ روسیاہ آپ سے ہر اعتبار سے چھوٹا ہے۔ اللہ آنجناب کو پوری ہمت کے ساتھ حضرت کے مشن کے لیے قبول فرمائیں اور حضرت کے لگائے ہوئے باغ کو سدا پھلتا پھولتا رکھیں۔ یہ روسیاہ بھی آنجناب سے دعاؤں کا طالب ہے۔ (محمد سلیم دھورات)

جرمنی کے بزرگ جناب شمس الحق صدیقی صاحب

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اللہ سے مانگا ہوا تھا، اور مطمئن تھے، آپ نے ۲۲؍ سال کی عمر سے ماشاء اللہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو فارغ فرمادیا، اور جوانی میں آپ کو حضرت مولانا ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا فرمادی، میرے پیارے حضرت! حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہم کو یتیم چھوڑ کر نہیں گئے، بلکہ اپنی جگہ پر آپ کو چھوڑ کر گئے ہیں، آپ کا سایہ ہم پر عطا فرماگئے ہیں، جو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہی کا سایہ ہے، بارہا حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد سنا ہے کہ ''جس نے میاں مظہر سے بیعت کی اس نے گویا مجھ ہی سے بیعت کی'' یہ بھی سنا ہے کہ ''جو بھی میاں مظہر کے ساتھ بیٹھا گویا میرے ساتھ ہی بیٹھا'' حضرت! اب آپ ہی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے سورج ہیں۔ اور خوب آب و تاب اور چمک دمک سے طلوع ہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک اپنے عاشق کو محبت سے اپنے پاس بلالیں، اور اس کے چراغ کو بجھادیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے، کیا حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ قبر مبارک میں اس حال میں خوش ہوں گے، آپ صادق ہیں، کریم ہیں، شفیق ہیں، مہمان نوازی کی مثال ہیں، آپ مجاہدہ کی مثال ہیں، جو آپ کو ایک نظر دیکھ لے وہ اللہ کا عاشق بننے لگتا ہے، میں اور میرے بیٹے پہلی نظر میں آپ کے عاشق ہوگئے، آپ کی صحبت میں دل میں نور اور دین کا شوق پیدا ہوتا ہے، آپ کے سینے مبارک میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہی کا دل ہے، کیونکہ آپ خود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے دل ہیں، جس کو ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ذریات کی بہت فکر اور درد تھا، حضرت اقدس کا دل بھرا ہوا تھا۔ آپ کتنے پیارے ہیں، اولو العزم ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح غم کے پہاڑ

دل میں چھپا کر ساری دنیا کو ہمت عطا فرما رہے ہیں، اللہ آپ کو اور سارے خاندان اور نسلوں کو خوب نوازے، ہر نعمت سے اور ہم سب کو قدردانی کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ سے خوب فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے، حضرت والا یہ میرا عزم ہے **مکمل فیضانِ محبت**، اور آئینۂ محبت پڑھ کر شائع کرنے کا، خصوصی دعا کی درخواست ہے، تمام جائز مقاصد کے لیے بھی اور خاص الخاص کہ اللہ تعالیٰ میری نسلوں کو قبول فرمالیں۔ فقط

(شمس الحق صدیقی، جرمنی)

جناب نور محمد رنگونی صاحب

ہم خدام ہر دعا میں یہی اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح جانشین بنائے اور جو فیوض وبرکات حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر ہوئے۔ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس سرہٗ اور بڑے حضرت رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر آپ کے حق میں دعائیں کرتے رہے وہی دعائیں ضرور کام کریں گی، آپ سے درخواست ہے کہ ہم سب خدام کو اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں، ہماری کوتاہیوں اور ناسمجھی سے درگذر فرمائیں۔ دعاجو ودعاگو

(نیاز مند نور محمد رنگونی)

حضرت مولانا مفتی محمود اشرف صاحب عثمانی زید مجدہم

(نائب شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی)

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت بعافیت رکھیں، اور آپ کے ہاتھوں سے خانقاہ اور جامعہ کا فیض قائم اور جاری وساری رہے۔ آمین۔ والسلام

(محمود اشرف غفر اللہ لہٗ)

جناب ابو البرہان محمد فضل عظیم اسعد حقانی نقشبندی صاحب

تاہم حضرت کا خانقاہی نظام، مدارس، تصانیف، تلامذہ، اجلہ خلفاء اور خصوصاً آپ کی صورت میں اُن کا صحیح جانشین اور ٹھیک خلف الرشید پسر منور مولانا حکیم محمد مظہر کے

ہوتے ہوئے مولانا حکیم محمد اختر زندہ تھے، زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے کیونکہ آپ لائق میراث پدر فرزند ارجمند ہو۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر لائقِ میراثِ پدر کیوں کر ہو

اللہ کریم سے دعا ہے کہ آپ کو حضرات کی نیک روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے اور اپنے کمالات میں مزید ترقی کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

(ابوالبرہان محمد فضل عظیم اسعد حقانی نقشبندی غفرلہٗ)

مولانا عبد الخالق رحمانی صاحب

(مہتمم جامعہ خلفائے راشدین کبیر والا ضلع خانیوال)

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بھی آپ کی شخصیت عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت تھی اور ہے، اب آپ پر جو بھاری ذمہ داریاں عائد ہو چکی ہیں اُن کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر تعزیتی جملے لکھ رہا ہوں اللہ صبر کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔ والسلام

(عبد الخالق رحمانی)

محمد عبد العزیز ابن حافظ عبد القدیر صاحب

اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور حضرت حکیم صاحب کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح کے مصائب و پریشانیوں سے محفوظ فرمائے اور عافیت کے ساتھ سلامتی نصیب فرمائے آمین آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، الفاظ نہیں ہیں اور محترم حضرت حافظ صاحب کی طرف سے آپ سب کو صبر کی تلقین اور دعاؤں کی درخواست۔ والسلام

(محمد عبد العزیز ابن حافظ عبد القدیر عفا اللہ عنہ)

جناب محمد فاروق کشمیری صاحب

حضرت اپنے دارالبقاء کے لیے اپنی مستعار زندگی میں خیر کثیر جمع کر کے گئے اور اپنے بعد باقیات الصالحات آپ کی اور آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد ابراہیم کی شکل میں نیز خانقاہ اور دینی اداروں نیز اپنے مواعظ حسنہ کی صورت میں چھوڑ گئے ہیں جو یقیناً حضرت اقدس کے لیے صدقہ جاریہ ہیں **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**۔

حضرت کا سانحہ ارتحال صرف آپ کے لیے ہی نہیں، ہم سب کے لیے عظیم صدمہ ہے اور یہ صرف آپ کا ہی نہیں، ہم سب کا دکھ ہے۔ والسلام

(محمد فاروق کشمیری)

جناب محمد عبد الخالق صاحب

اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق ارزاں فرمائے اور اب آپ کا دست شفقت مجھ جیسے ناچیز پر رہے تاکہ دین دنیا کی بھلائی ہوسکے۔ فقط والسلام

(محمد عبد الخالق راولاکوٹی)

مضامین ومقالات

محبوب العلماء حضرت مولاناشاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم
صاحبزادہ عارف باللہ حضرت مولاناشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بقلم: مفتی عبد اللہ المدنی البرنی مد ظلہم، مدینہ منورہ

ولادت باسعادت وابتدائی تعلیم

حضرت مولاناشاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کی ولادت ۵/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو حضرت اقدس مولاناشاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حجرۂ خاص میں ہوئی۔

خوش قسمتی سے آپ نے علوم ومعارف کے اس بحرِ بے کنار میں آنکھ کھولی جو مرجع خلائق تھا جہاں ہر طرف علمی انوار کی برسات اور معرفت کی خوشبوئیں تھیں، جہاں آسمانِ علم وحکمت کے وہ آفتاب روشن تھے جن کی ضیاء پاشیوں سے پوراعالم جگمگارہاتھاتب ہی تو مولانا ریاست علی صاحب نے کہاتھا۔

اس وادیِ گُل کا ہر ذرہ خورشیدِ جہاں کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اُٹھاہے وہ پیرِ مغاں کہلایا ہے

ابتدائی تعلیم آپ نے پھولپور میں قاری مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور پاکستان ہجرت کے بعد حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاری محمد یاسین صاحب مد ظلہ سے قرآن کریم پڑھا۔ چشمۂ علم وعمل ”جامعہ دار العلوم کراچی“ میں درجہ رابعہ تک مستفیض ہوتے رہے، بیضاوی اور جلالین مدرسہ اشرف المدارس ناظم آباد میں حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ جس میں حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے بھی حضرت مولانامظہر صاحب کے ہم درس تھے، اس کے بعد مزید دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ اشرفیہ لاہور کا انتخاب کیا اور یہیں سے سندِ فراغت حاصل کی اور بالآخر آپ ۱۹۷۲ء میں زمانہ طالب علمی سے نکل کر زمرہ علماء میں ایک ممتاز عالم دین کے

منصب پر فائز ہوئے۔ آپ کے اساتذۂ کرام میں جلیل القدر علماء کرام اور بڑے درجے کے اولیاء اللہ شامل ہیں، صحیح البخاری کی دونوں جلدیں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں جو اپنے وقت کے ولیِ کامل اور جلیل القدر محدّث تھے، ترمذی شریف مکمل حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی جو علم و فضل کے ساتھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ممتاز مقام رکھتے تھے، درود شریف کے فضائل اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی ناموں پر مشتمل درود شریف کی مشہور کتاب "البرکات المکیۃ فی الصلوات النبویۃ" انہی کی تصنیف ہے، صحیح مسلم شریف حضرت مولانا عبد الرحمن اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے، نسائی شریف حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے، سنن ابی داؤد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم سے، موطا امام مالک حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب اشرفی دامت برکاتہم سے پڑھیں جو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں ہیں اور طحاوی شریف فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔

تزکیۂ نفس اور تربیتِ سلوک

ایک مدت تک حضرت مولانا محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم بغرض اصلاحِ نفس و تزکیۂ باطن محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازتِ بیعت سے بھی نوازا۔ الحمد للہ پاکستان اور دیگر ممالک کے علاوہ ساؤتھ افریقہ، رنگون، برما، بنگلہ دیش میں لاکھوں بندگانِ خدا حضرت مولانا دامت برکاتہم کے مسترشدین میں شامل ہیں اور آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع ہے۔

حضرت کی رفاقت اور عنایات

۱۴۰۷ھ میں مطابق ۱۹۸۷ء میں میرا پہلا سفر ۱۷ سال کی عمر میں جدّہ سے کراچی کا ہوا، جب حضرت والد مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے مجھے دورۂ حدیث کے لیے جامعہ دار العلوم کراچی بھیجا تھا اسی وقت سے یہ ناکارہ حضرت کے حسنِ اخلاق

اور اخلاقِ کریمانہ کا گرویدہ ہو گیا اس کے بعد جب بھی کراچی آنا ہوا تو حضرت نے میزبانی بھی فرمائی اور بہت اکرام اور اعزاز سے نوازا۔

مولانا محمد مظہر صاحب پر اُن کے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد اور شدید محبت

عارف باللہ حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو اپنے اکلوتے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم سے شدید محبت تھی اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے تھے کہ اہل وعیال سے شدید محبت رکھنا جائز ہے لیکن اشد محبت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہونی چاہیے، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور خوب دعائیں دیتے تھے، حضرت مولانا محمد مظہر صاحب نے بتایا کہ ایک روز مجھ سے فرمانے لگے کہ بیٹا جس کی ایک ہی آنکھ ہو وہ اس کا کتنا خیال کرے گا؟ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا کی دِینی تعلیم ورُوحانی تربیت میں حضرت نے بہت محنت فرمائی اور جب اس محنت اور دعاؤں کی قبولیت کے اَثرات حضرت مولانا محمد مظہر صاحب کی دِینی خدمات اور صلاح وتقویٰ کی صورت میں حضرت دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ "میرے ربّا نے مجھے ایک بیٹا دیا لیکن بہت پیارا اور صالح دیا فللّٰہ الحمد والمنۃ"۔

عارف باللہ حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے ایک مکتوب میں مفتی جعفر صاحب کے نام تحریر فرمایا کہ "میرے مرشد حضرت ہردوئی نے احقر کو مشورہ دیا ہے کہ میں مولانا محمد مظہر صاحب سلمہٗ سے مشورہ کرلیا کروں اور جب بھی میں نے مولانا محمد مظہر صاحب سلمہٗ سے مشورہ لیا ہے تو مجھے نہایت فائدہ اور نفع ظاہری وباطنی عطا ہوا"۔

عارف باللہ حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنی حیات میں بار بار یہ اعلان کراتے رہے کہ جو شخص مجھ سے بیعت ہونا چاہتا ہے وہ میرے بیٹے مولانا محمد مظہر سے بیعت ہوجائے، کیونکہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا میرے ہی ہاتھ پر بیعت کرنا ہے۔ اور کیونکہ عارف باللہ حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ مجدد فی السلوک تھے اس وجہ سے حضرت کا یہ فرمان حضرت والا کی شانِ مجددیت کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ مجدد منصبِ اجتہاد پر فائز ہوتا ہے۔

حضرت مولانا محمد مظہر صاحب دام مجدہم نے حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی خانقاہ اور مسجد ومدرسہ کو احسن طریقہ سے سنبھال لیا تھا اور مہمان نوازی میں

تو کراچی میں حضرت کا ثانی نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ نے اِس ناکارہ سے فرمایا کہ "میرے بیٹے کے ساتھ رہنا میرے ہی ساتھ رہنا ہے" اور حضرت مولانا کے ساتھ سفر کی اجازت مانگی تو فرمایا "مولانا عبد اللہ تم خوب سفر کرو میرے بیٹے کے ساتھ، ان کے ساتھ رہو گے تو تم کو بہت روحانی فائدہ ہو گا"۔ اور واقعی بہت فائدہ ہوا حضرت مولانا محمد مظہر صاحب کی رفاقت میں عمرے کا سفر کرنے سے ان کی یہ صفات سامنے آئیں۔

۱) وقت کی پابندی۔ ۲) وعدہ کو پورا کرنا۔ ۳) ہمہ وقت دینی خدمات میں مشغولیت۔ ۴) ذکر اللہ کا اہتمام۔ ۵) نیند بہت کم کام بہت زیادہ۔ ٦) خدّام کے ساتھ نہایت نرمی وشفقت اور رفقائے سفر کی راحت کا خیال۔

اس ناکارہ نے اپنے پیارے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی رحلت کے بعد حضرت مولانا دام مجدہم سے اصلاحی تعلق قائم کیا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی حیات میں برکت عطا فرمائے اور دینی خدمات میں برکت عطا فرمائے اور شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین۔

مولانا محمد مظہر صاحب کے متعلق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

بقلم: مولانا محمد امجد سعید، لاہور

ساری دنیا جانتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے متفقہ طور پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور خلیفہ منتخب کیا تھا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ونائب ہونے کے متعلق کوئی واضح فرمان موجود نہ تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور نائب کیوں بنایا...؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں بہت سارے ایسے ارشادات اور اشارات فرمادیے تھے جس سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیابت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے، مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ "ایک ترازو آسمان سے اترا ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تولے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وزن میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہوگئے پھر اسی ترازو پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تولے گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ نکلا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تولے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ رہا پھر میزان اُٹھ گئی" (ابو داؤد، ج:۲، ص:۶۳۶) اس سے ملتا جلتا ایک خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی دیکھا تھا "جس کی تعبیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی بتلاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "خلافتِ اسلامیہ" اسی ترتیب سے قائم ہوگی (ابو داؤد، ج:۲، ص:۶۳۶)

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو مسجد نبوی کیلئے زمین خرید کر اس کو تعمیر کرنے کیلئے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا تو پہلے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ارشاد فرمایا میری اینٹ کے ساتھ تم ایک اینٹ رکھ دو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا تم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اینٹ کے ساتھ ایک اینٹ رکھ دو پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا تم ایک اینٹ اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کی اینٹ کے ساتھ ایک اینٹ رکھ دو اس کے بعد تمام لوگوں کو اینٹیں رکھنے کا حکم دیا" (سیرت حلبیہ، ابن حبان، مستدرک حاکم وقال ھذا حدیث صحیح)

شرّاحِ حدیث نے اس روایت کے تحت لکھاہے کہ مسجد نبوی کی بنیادوں میں جوکارروائی عمل میں آئی تھی اس میں ”خلافتِ نبوت“کی طرف اشارہ تھابلکہ بعض روایات میں آیاہے کہ جب تینوں بزرگ اینٹیں رکھ چکے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایاکہ یہ لوگ میرے بعد میرے نائب ہونگے (سیرت حلبیہ باب تعمیر مسجد) بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کارروائی ”خلافت“ کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کروائی گئی تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں اسی جگہ بنی ہیں لیکن یہ اعتراض کرنے والے شاید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اینٹ کو بھول گئے یا نظر انداز کرگئے کہ انہوں نے بھی مسجد بنوی کی بنیاد میں اینٹ رکھی تھی اور ظاہر ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر مسجد نبوی ﷺ میں نہیں بنی اس سے صاف پتہ چلاکہ نبی کریم ﷺ کا اس ترتیب سے اینٹیں رکھوانااپنے بعد خلافت نبوی ﷺ اور نیابت کی طرف واضح اشارہ تھا۔

نبی کریم ﷺ نے حالت علالت میں ایک موقعہ پر سب کو جمع کیایہ حضور ﷺ کے اس دنیائے فانی میں آخری ایام تھے آپ نے اس وقت ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایاجس کامفہوم یہ تھاکہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کواختیاردیاکہ اس دنیامیں رہناپسند ہے یا اللہ تعالیٰ کے ہاں جانا پسندہے...؟ تواس ”عبد“نے جوکچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے اسے اختیارکیاہے۔ یہ خبرسن کرابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس موقعہ پر گریہ وزاری کو تعجب کی نگاہ سے دیکھاسچی بات تو یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضور ﷺ کے فرمان مقدس کے متعلق زیادہ واقف تھے... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا”معاشرتی زندگی اور صحبت کے اعتبارسے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مجھ پرزیادہ احسانات ہیں...“۔ اور فرمایا! مسجد نبوی ﷺ کے اندر کھلنے والے سارے دریچے بند کردیے جائیں صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کادریچہ کھلارہنے دیاجائے“(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۲۷۳باب فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرہ، ج:۱،ص:۱۱۲)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محب الدین طبری فرماتے ہیں کہ تمام دروازے مسجد نبوی کے بند کرکے فقط ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ کادروازہ کھلارکھنا”خلافت صدیق رضی اللہ عنہ“اوراپنی نیابت کی طرف صاف اشارہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے البدایۃ والنھایۃ اور ریاض النضرۃ

جب حضور ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت نماز کا حکم دیا سیرت کی کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی زندگی میں ۲۱ نمازیں بحکمِ پیغمبر ﷺ پڑھائیں... ان نمازوں کا ذکر صحیح بخاری کے اندر بھی ملتا ہے۔ ایک مرتبہ تو یوں ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر میں کچھ تاخیر ہو گئی تو حضرت عبد اللہ ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے آگے کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کی تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سنتے ہی حجرہ سے اپنا سر مبارک نکالا اور تین مرتبہ فرمایا لالالا لیصلِ بھم ابن ابی قحافۃ نہیں، نہیں، نہیں نماز ابو قحافہ کے بیٹے کے سوا کوئی نہیں پڑھائے گا، چنانچہ صفیں ٹوٹ گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نماز سے ہٹ گئے، لوگ وہیں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مصلیٰ نبوی پر کھڑے ہو کر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی (سیرت حلبیہ، ج:۳، ص:۳۸۷) البدایۃ والنھایۃ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ حضور ﷺ نے ان علالت کے ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب کہ سیرت حلبیہ میں ہے کہ اس دوران تین نمازیں حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھیں، مرض وفات کی امامتِ صدیق رضی اللہ عنہ کو معمولی نگاہوں سے نہ دیکھا جائے کیونکہ اس میں ہزاروں راز پوشیدہ ہیں... کیا امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ نہیں کہ لوگوں پر امامت کا حقدار وہی ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہو، قرآن کا بڑا حافظ تسلیم کیا جائے، تقویٰ وللّٰہیت میں سب سے فوق ہو، سب سے بڑھ کر حسین و جمیل ہو... جس کی اقتداء میں سب انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی اگر وہ بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا اس سے بڑھ کر خلیفۂ اول بننے کی طرف کوئی اور اشارہ ہو سکتا ہے ...؟ جب امامت کبریٰ نبی آخر الزمان ﷺ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امامت صغریٰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیوں نہ کرتے...؟

ان ارشادات نبوی ﷺ اوراشارات رسول ﷺ کی بنیاد پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امت مسلمہ ''خلیفہ بلا فصل''تسلیم کرتی ہے اسی طرح ہمارے حضرت والا شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی زندگی میں ہی اپنے اکلوتے بیٹے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق بہت سارے ارشادات میں یہ اشارات دیے تھے کہ میرے بعد اس خانقاہ میں میرا بیٹا میرا نائب ہو گا، حضرت والا جانتے تھے کہ تھانویؒ سلسلہ میں ''نیابت'' کی نشاندہی واضح طور پر نہیں کی جاتی لیکن حضور نبی کریم ﷺ سے جب اس قسم کے اشارے ملتے ہوں تو اس اقدام میں کوئی حرج بھی نہیں ...سب جانتے ہیں کہ جب مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر میں اپنے بیٹوں کو جامعہ دارالعلوم کراچی کا مہتمم بناتا ہوں ہو تو لوگ کہیں گے کہ اپنے بیٹے جو تھے اس لئے ان کو مدرسہ کا مہتمم بنا دیا... لیکن اہلِ علم حضرات نے فوراً جواب دیا کہ نہیں! حضرت آپ نے اپنے بیٹوں کو پڑھایا اصلاح کے لیے ان کو عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رکھا حتیٰ کہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خلافت سے بھی نوازا لہٰذا اب یہ اس کے مستحق ہیں کہ آپ ان ہر دو حضرات کو مدرسہ کا ذمہ دار بنا دیں، عنداللہ آپ سے اس بارے میں کوئی پوچھ نہ ہوگی...اسی طرح ہمارے حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنے فرزند کو دورہ حدیث کے لیے پنجاب کی معروف دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا، جہاں سے انہوں نے سندِ حدیث حاصل کی ...جب کہ اصلاحِ باطن کے لیے حکیم الامت، مجدد الملت حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل ولی کامل محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حقی ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھیجا، آخر کار حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حقی ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم کو خلافت بھی عطا فرمائی حتیٰ کہ حضرت ہردوئی کے سامنے مولانا محمد مظہر صاحب کو جب بیان کے لیے بلایا گیا تو ان کو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے ''محبوب الخلفاء'' ہونے کا خطاب

دیا گیا جس پر حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا...ہمارے شیخ اول حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے بیٹے سے انہی خوبیوں کی بنیاد پر انتہائی محبت تھی اس لئے اکثر وبیشتر اس کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اپنے ایک بیان میں اس کا برملا اظہار کرتے ہوئے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا"ان کو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی سے اجازت بھی حاصل ہے یہ میرے بیٹے بھی ہیں، شاگرد بھی ہیں، مربیٰ بھی ہیں، انہوں نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے مجھے خط لکھا کہ میں یہاں بڑے بڑے علماء کی تقریریں سن رہا ہوں مگر آپ یعنی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر میں جو مزہ آتا ہے وہ یہاں مجھے نصیب نہیں ہے یہ مناسبت کی بات ہے ان کو مجھ سے بے انتہا مناسبت ہے باپ بیٹے میں مناسبت ایک نعمت عظمیٰ ہے، اپنی تقریروں میں بھی یہ زیادہ تر میرے ہی مضامین بیان کرتے ہیں **اللھم لك الحمد ولك الشکر** اللہ تعالیٰ ان سے خوب دین کا کام لے اور قبول فرمائے اور میرے لئے صدقۂ جاریہ فرمائے آمین (انعامات ربانی، ص:۳۲،۳۱)حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے اس پورے ملفوظ کو ایک مرتبہ پھر پڑھیں... اس کے ایک ایک حرف سے اپنے ہونہار برخوردار کے متعلق محبت و معرفت کے جو پیمانے چھلک رہے ہیں اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملتی ہو۔

پیرومرشد سرچشمۂ ہدایت حضرت والا مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جگر گوشہ مولانا محمد مظہر صاحب کے متعلق بارہا ایسے ایسے ارشادات اوراشارات فرمائے جس سے ان کی نیابت یقینی ہو جاتی ہے...کیا یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی ہے کہ ہر جمعرات کو حضرت کی خانقاہ میں علماء اور طلباء کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہوتا تھا (الحمد للہ آج بھی حضرت کی برکت سے اسی طرح علماء اور طلباء کارش ہوتا ہے) حضرت کے اجل خلفاء موجود ہوتے لیکن علالت کے ایام میں بیعت و ارشاد کا سلسلہ منقطع کر کے فقط زیارت ودیدار کا شرف بخشتے اوراس دوران اگر کوئی بیعت ہونا چاہتا تو اپنے پہلو میں ایک بیٹھک سجا کر اپنے قابل فخر بیٹے کو بلاتے اوراعلان فرماتے "جو شخص میرے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا ہے وہ میرے بیٹے کے ہاتھ پر بیعت ہو...!کیونکہ جس نے میرے بیٹے مولانا محمد مظہر میاں صاحب سلمہٗ کے ہاتھ پر بیعت کی اس نے گویا میرے ہاتھ پر بیعت کی اور جس نے میرے

مولانا محمد مظہر میاں سلمہ کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا... میرا ایک ہی بیٹا ہے اور الحمدللہ لاکھوں پر بھاری ہے حضرت والا کے ان ارشادات اور اشارات کی بنیاد پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی حضرت والا کے صحیح "نائب" ہیں ... اس سے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ان خلفاء و محبین اور خدام کی نفی ہرگز مراد نہیں جنہوں نے اپنی زندگی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی بلکہ بہت ساروں کو دیگر امور میں بھی ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں لیکن جو اشارات اپنے فرزند کے بارے میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے ہیں وہ کسی دوسرے میں اس طرح نظر نہیں آتے... اب جو لوگ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو خوش رکھنا چاہتے ہیں وہ اپنی خوشیوں کو قربان کرنے کے لیے اپنے شیخ و مربی کے ان ارشادات کو حرزِ جان بنائیں اور اپنے لئے حرف آخر سمجھیں ... اسی میں خیر اور کامیابی ہے ... دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے شیخ و مربی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے صراط مستقیم پر رکھے اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچائے۔ آمین یارب العالمین

جو فیضِ طریقت تھا تیری ذات سے اخترؔ
باصورتِ مظہرؔ وہ درخشندہ رہے گا

****

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم سے بیعت کیوں ہوا؟

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم، اَمَّا بَعْدُ

فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ، اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ

اس نورانی ماحول میں گاہے بگاہے حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے یہاں قدم رکھتے ہی ایک عجیب انبساط و سرور کی کیفیت قلب میں آتی ہے اور اصل جی تو چاہتا ہے کہ

یہاں آکر سنوں لیکن "الامر فوق الادب" کے تحت کچھ معروضات پیش کرنے کے لیے بیٹھ گیا ہوں۔

میرے شیخ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے بعد اپنی رہنمائی کے لیے میرے قلب کا میلان چار ہستیوں کی طرف ہوتا تھا، لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقعے سے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کی توفیق بخشی۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ فراش تھے، تو جب تک سکت رہی برابر مسجد میں آپ کی تشریف آوری ہوتی رہی اور امامت فرماتے رہے، اور جب مسجد میں آنے کی سکت نہ رہی تو فرمایا "مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاس" یہ بھی عرض کیا گیا کہ حضرت! وہ رقیق القلب آدمی ہیں وہ شاید مصلّی پر کھڑے ہو کر اپنے آپ کو نہ سنبھال سکیں کہیں حالت غیر نہ ہو جائے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہ تھی، یہ جملے رقت کی کیفیت کے باوجود اس قوت کی بحالی میں معین تھے، خدشہ تھا! لیکن فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ یہ ذمہ داری نبھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہوا جو کہ براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ تھے، جن کے معمولات پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر نگاہ ہوتی تھی، کہیں جھول ہوتا تو اصلاح فرمادیتے، جیسا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے کونے میں نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی نماز کو دیکھا، وہ نماز سے فارغ ہو کر آئے سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب کے بعد فرمایا "اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ" جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، اُن صحابی رضی اللہ عنہ نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی، دوبارہ آئے پھر سلام وکلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا، تیسری مرتبہ جب ایسا ہی ہوا تو انہوں نے پوچھ لیا، اب محدّثین نے یہاں سوال اٹھایا کہ حدیث کی تین قسمیں ہیں، (۱) قولی حدیث (۲) فعلی حدیث (۳) تقریری حدیث۔

حدیث کا معنیٰ ہے بات۔ لیکن اصطلاحِ محدثین میں جب لفظِ حدیث بولا جائے تو اس سے عام بات نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مراد ہوتی ہے، کبھی قولاً کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے کچھ ارشاد فرمائیں، کبھی فعلاً کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وجودِ مسعود سے کسی عمل کو کر کے دکھائیں اور تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کو دیکھیں یا کسی بات کو سنیں اور

خاموشی اختیار کریں تو نبی ﷺ کا سکوت اس کی تائید ہے کہ یہ عمل صحیح ہے، اب یہاں سمجھیں کہ صحابی رضی اللہ عنہ کی غلطی نہیں بتائی دوبارہ نماز پڑھنے بھیجا تو کہیں اُن کی خطا پر تقریر یعنی تائید تو نہیں ہے، اگر نہیں تو اُن کی فوراً اصلاح کیوں نہیں فرمائی؟ جواب یہ ہے کہ یہ خطاء پر تائید نہیں ہے، بلکہ تنبیہ علی الخطاء کا ایک انداز تھا، جو کہ تربیت کا ایک طریقہ ہے، دوسرا یہ کہ فوراً نہیں بتایا، انتظار کرایا کیونکہ انتظار کے بعد جو چیز ذہن میں آتی ہے، وہ "اوقع فی الذّهن" ہوتی ہے، (ذہن میں زیادہ محفوظ رہنے والی ہوتی ہے)۔ جیسا کہ میرے شیخ عارف باللہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کے درس میں فرمایا تھا کہ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْم" دو جملے ہیں، لیکن فوراً نہیں بتایا بلکہ انتظار کرایا کہ "كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰن" اور "خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَان" تو شوق اور بڑھا پھر بھی نہیں بتایا آگے فرمایا "ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَان" جب شوق وانتظار اپنی انتہاء کو پہنچ گیا تو فرمایا "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْم" تاکہ "اوقع فی الذهن" ہو جائے، اسی طرح جب صحابی رضی اللہ عنہ کو انتظار کرایا تو جب انہوں نے پوچھا، تو فرمایا کہ نماز کو اعتدال سے ادا کیا کرو۔ تعدیلِ ارکان یعنی قیام وقعود، رکوع وسجود سب اچھی طرح سے ہو۔ ہمارے دادا پیر حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ اس کا بہت اہتمام فرماتے، حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کا بنگلہ دیش کا آخری سفر تھا، میرے شیخِ ثانی حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جانے کا موقع عطا فرمایا، میرے شیخِ ثانی کا حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ خصوصی قرب دیکھا "جاتڑاباڑی" کے مدرسہ کے مہتمم صاحب جو حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کا سارا کام کرتے تھے، انہوں نے اعلان کیا کہ حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ، لفظِ محبوب نے تو اس وقت چونکّا کر دیا کہ کیا قرب ہے! میرے شیخِ ثانی حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی وہیل چیئر کو چلاتے۔

میرے شیخِ ثانی کے بھی بنگلہ دیش میں پروگرام تھے لیکن ترتیب یہ بنائی کہ جب تک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا بنگلہ دیش میں قیام ہوگا اپنا کوئی پروگرام نہیں ہوگا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی خدمت میں رہیں گے۔ یہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قلبی تعلق کی دلیل ہے، اور شیخ کا احترام یہ تھا۔

خیر بات یہ تھی کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاس'' رقّت بھی تھی خدشہ بھی ظاہر کیا جارہا تھا کہ لیکن میرے آقا کی توجہ تھی۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہوا اب آپ کے اس کام کو آگے کون بڑھائے گا، تو سقیفۂ بنی سعد میں یہی بات پیش کی گئی کہ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں امامتِ صغریٰ کے لیے جب اُن کا انتخاب فرمایا تھا تو اب امامتِ کُبریٰ بھی یہی کریں گے۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ جب صاحبِ فراش ہوئے تو معمولات کی ذمہ داریاں دوسروں پر آگئیں، لیکن جب بیعت وارادت کے کام کو سنبھالنے کی ذمہ داری آئی تو فرمایا ''مولانا محمد مظہر میاں صاحب سلمہٗ سے بیعت ہو جاؤ اُن سے بیعت ہونا ایسا ہے جیسا مجھ سے بیعت ہونا''۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے آپ ﷺ نے صراحۃً نہیں فرمایا لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اشارہ سمجھ گئے۔ جب کہ یہاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے صراحۃً فرمایا اور برسوں اس پر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں عمل ہوتا رہا، تو اس روایت سے مجھے تقویت ملی، دل کو اطمینان ہوا اور جاکر حضرت مولانا محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہوگیا۔ اللہ ہمیں اُن کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

* * * * * * * * * * * * * *

تذکرۂ مظہرؔ

(صاحبزادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم)

محمد ارمغان ارمان

جو لوگ سلطان العارفین، مجددِ زمانہ، قطب العالم سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا حکیم محمد اختر صاحب قدس سرہ کی زیارت نہ کرسکے اور اُن کی صحبت سے محروم رہ گئے اُن کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے ولاڈلے فرزندِ ارجمند، سچے علمی وروحانی جانشین، عالم ربانی، جامع شریعت وطریقت، محبوب المشائخ، میرے مرشد کے نورِ چشم، سرورِ قلب، جگر گوشہ، محبوبِ جان، سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں صاحب

دامت برکاتہم العالیہ نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے وجودِ مسعود کو غنیمت سمجھیں جو یادگارِ اسلاف اور علومِ اکابر کے سچے امین ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی دردِ دل، سوز و غم اور عشق و محبت کا وافر حصہ سے نوازا ہے۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ، شیخ المشائخ، محی السنہ، قطب العارفین حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز ہیں اور شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ خاص ہیں اور جامعہ اشرفیہ سے فاضل ہیں۔

مرشدی حضرت والا قدس سرہٗ نے کئی بار ارشاد فرمایا تھا کہ ”جس نے مولانا مظہر میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی، جس نے میرے مظہر میاں کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا، میرا ایک ہی بیٹا ہے اور الحمدللہ لاکھوں پر بھاری ہے“۔

اور فرمایا کہ ”ان کو حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی دامت برکاتہم سے اجازت بھی حاصل ہے۔ یہ میرے بیٹے بھی ہیں، شاگرد بھی ہیں، مربّی بھی ہیں۔ انہوں نے جامعہ اشرفیہ سے مجھے خط لکھا تھا کہ میں یہاں بڑے بڑے علماء کی تقریریں سن رہا ہوں مگر آپ یعنی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر میں جو مزہ آتا تھا وہ یہاں مجھے نصیب نہیں ہے۔ یہ مناسبت کی بات ہے۔ مجھ سے انہیں بے انتہا مناسبت ہے۔ باپ بیٹے میں مناسبت ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اپنی تقریروں میں بھی یہ زیادہ تر میرے ہی مضامین بیان کرتے ہیں۔ **اللھم لك الحمد ولك الشكر** اللہ تعالیٰ ان سے خوب دین کا کام لے اور قبول فرمائے اور میرے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، آمین“۔

(انعاماتِ ربانی ص: ۳۲،۳۱)

صاحبزادہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ درحقیقت حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ کا پَرتو ہیں، ”اخترِ ثانی“ ہیں۔ حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب دامت برکاتہم (نائب مہتمم واستاذ الحدیث دار العلوم وقف دیوبند) نے کیا خوب شعر فرمایا ہے ؎

جو فیضِ طریقت تھا تِری ذات سے اخترؔ

باصورتِ مظہرؔ وہ درخشندہ رہے گا

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا سایۂ عاطفت ہم سب کے سروں پر تادیر بخیر وعافیت قائم رکھیں اُن کے فیض سے کامل فیض یاب فرمائیں، آمین۔

مشورۂ اختر

احقر حکیم محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ اپنے احبابِ خصوصی کو اور اہلِ مدارس خصوصاً مدرسہ بیت العلوم کے اراکین کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ اپنے کو اور طلباء کرام کو سیاست سے دور رکھیں اور جلوس اور نعرہ بازی سے بھی دور رکھیں اور اہل حکومت کو دین دار بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

اور امور مدرسہ میں خصوصاً مولانا جعفر صاحب، مولانا محمد مظہر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ لیتے رہیں کہ میرے مُرشد حضرت ہردوئی نے بھی احقر کو مشورہ دیا ہے کہ مولانا مظہر سلمہٗ سے مشورہ کرلیا کروں اور جب بھی مولانا محمد مظہر سلمہٗ سے مشورہ کیا ہے مجھے نہایت فائدہ اور نفعِ ظاہری وباطنی عطا ہوا۔

حکیم محمد اختر

۱۳/ رمضان ۱۴۲۰؁ھ

وصیت نامے

ا۔وصیت نامہ برائے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

مجلس اشاعۃ الحق رجسٹرڈ کراچی

محمد اختر عفا اللہ عنہ (ناظم مجلس)

میں محمد اختر ولد محمد حسین ناظم مجلس اشاعۃ الحق باہوش وحواس اپنے تمام اختیارات متعلقہ مجلس مذکور اپنے صاحبزادے مولانا قاری محمد مظہر صاحب سلمہٗ کے سپرد کرتا ہوں میری علالت ونقاہت کے سبب موصوف میری (محمد اختر) تمام اہتمامی وانتظامی امور میں میری طرف سے مختار کل ہیں اور وہ مجلس اشاعۃ الحق کے تمام انتظامات اسی طرح سنبھالنے کے مجاز ہیں جس طرح سے احقر کو حاصل ہیں، میں اپنی کمزوری اور طویل علالت کے سبب آں موصوف سلمہٗ کو اپنا قائم مقام بناتا ہوں یہ چند سطور بطور دستاویز وتوثیق نامہ تحریر کرتا ہوں تاکہ دفتری کاموں میں یہ تحریر مولانا محمد مظہر صاحب سلمہٗ کے لیے کارآمد ثابت ہو۔

محمد اختر عفا اللہ عنہ

۹ شوال ۱۳۹۶؁ھ مطابق ۴/اکتوبر ۱۹۷۶ء

۴۔جی۔۱۲/۱ ناظم آباد کراچی ۱۸

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

مجلس اشاعۃ الحق (رجسٹرڈ) کراچی

تاریخ ______ ۱۳ھ

مطابق ______ ۱۹ء

محمد اختر عفا اللہ عنہ (ناظم مجلس) قائم شدہ ۱۳۹۴ھ عارضی دفتر: ۴-جی ۱/۲ ناظم آباد کراچی فون: ۶۱۴۴۹۱

میں محمد اختر ولد محمد حسین ناظم مجلس اشاعۃ الحق باہوش و حواس

اپنے تمام اختیارات متعلق مجلس مذکور اپنے صاحبزادے مولانا قاری محمد مظہر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے

سپرد کرتا ہوں میری علالت و نقاہت کے سبب موصوف میری زندگی میں (محمد اختر)

تمام اہتمام و انتظامی امور میں میری طرف سے مختار کل ہیں اور وہ مجلس اشاعۃ الحق کے

تمام انتظامات اس طرح سنبھالنے کے مجاز ہیں جس طرح سے کہ احقر کو اختیار ہیں

میں اپنی کمزوری اور طویل علالت کے سبب آں موصوف سلمہ کو اپنا قائم مقام بناتا ہوں

یہ چند سطور بطور دستاویز و توثیق نامہ تحریر کر دی ہیں تاکہ دفتری کاموں میں

یہ تحریر مولانا محمد مظہر صاحب سلمہ کیلئے کارآمد ثابت ہو

محمد اختر عفا اللہ عنہ

۹ شوال ۱۳۹۶ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۷۶ء

۴-جی ۱/۲ ناظم آباد کراچی ۱۸

۲۔ وصیت نامہ برائے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

مجلس اشاعت الحق کراچی

منکہ حکیم محمد اختر صدر مجلس اشاعت الحق کراچی ST-1-A باہوش وحواس یہ تحریر دیتاہوں کہ ہم نے اپنی صدارت کے تمام تر اختیارات کلی اور جزوی اپنے لڑکے مولانا قاری محمد مظہر صاحب کے سپرد کردیا، جس کی وجوہ میرا اکثرت سے تبلیغی دورہ بیرون ممالک کاہے نیز یہ ہم مکمل اعتماد مولانا قاری محمد مظہر صاحب پر رکھتے ہیں کہ موصوف ہماری طرح اس ادارے کے نظم ونسق چلائیں گے۔ واضح رہے کہ اس ادارے کی تعمیر، نیز اس پلاٹ کی خریداری اور کسی بھی مقصد کے لئے اہل محلہ سے کوئی چندہ نہیں لیا گیا۔ اور یہ ادارہ ہماری ذاتی رقم نیز ہمارے مریدین اور خصوصی محبین کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔

حکیم محمد اختر

صدر مجلس اشاعت الحق

۲۴/ اگست ۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے

جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

مجلس اشاعۃ الحق (رجسٹرڈ) کراچی

محمد اختر عفا اللہ عنہ (ناظم مجلس) — دفتر ۳۰۱۰ بی ۱ ناظم آباد کراچی

تاریخ ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ
مطابق ۲۳ اگست ۱۹۸۳ء

ST-1-A گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

منکہ حکیم محمد اختر صدر مجلس اشاعۃ الحق کراچی ST-1-A

بہوش و حواس یہ تحریر دیتا ہوں کہ ہم نے اپنی صدارت کے تمام تر اختیارات کلی اور جزئی اپنے لڑکے مولانا محمد مظہر صاحب کے سپرد کر دیا۔ جس کے وجوہ میرا کثرت سے تبلیغی دورہ بیرون ممالک کا ہے نیز یہ کہ ہم مکمل اعتماد مولانا قاری محمد مظہر صاحب پر رکھتے ہیں کہ موصوف ہماری طرح اس ادارہ کے نظم و نسق چلائیں گے۔ واضح رہے کہ اس ادارہ کی تعمیر نیز پلاٹ کی خریداری اور کسی بھی مقصد کے لئے اہل محلہ سے کوئی چندہ نہیں لیا گیا۔ اور یہ ادارہ ہماری ذاتی رقم نیز ہمارے مریدین اور خصوصی محبین کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔

مجلس اشاعۃ الحق (رجسٹرڈ)
گلشن اقبال بلاک ۲، ایس ٹی 1/A کراچی (پاکستان)

حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہ
صدر مجلس اشاعۃ الحق
۲۳ اگست ۱۹۸۳ء

جناب کامل چاٹگامی الہ آبادی صاحب کے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

اور حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم کے بارے میں اشعار

جانشیں ہیں والدِ مرحوم کے مظہر میاں

لختِ دل، لختِ جگر، نورِ نظر، اہلِ زباں

شیخ ابراہیم بھی ہیں اُن کے نسبت یافتہ

پیر و مرشد پر جو اپنے جان و دل سے ہیں فدا

اہلِ خانہ کو الٰہی کر عطا صبرِ جمیل

ہے بصد منتِ دعا کامل کی اے ربِ جلیل

A0003